

شمس الاسلام

ماہنامہ



شمالی پنجاب میں تبلیغ اسلام کا مرکز
ماہر مسجد، بمبئی (پنجاب)

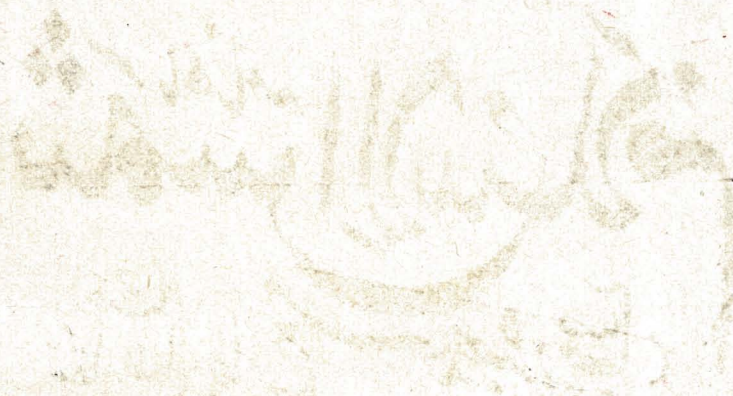
حضرت مولانا ظہور احمد صاحب بکوی

سالار چنڈ

ڈیرہ روپ

امیر حزب الانصار بمبئی
پنجاب

نائب مدیر
افتخار احمد بکوی



Handwritten text in a cursive script, likely Arabic or Persian, located in the lower right quadrant of the page. The text is written in a single line and is somewhat faded.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شماره اسلام

مقام اشاعت جامع مسجد بھیر (پنجاب)

جلد	باب	نمبر شمار	مضمین	صفحہ
۱	شذرات	۱	(مدیر)	۲
۲	معارف قرآن	۲	(ادارہ)	۷
۳	عرض حال	۳	(مدیر)	۹
۴	آخری نبی	۴	جناب مولوی حبیب اللہ صاحب مبلغ خرب انصاری	۱۰
۵	حقانیت و صداقت اسلام	۵	مولوی محمد حیات صاحب جمالی ضلع شہ پور	۱۲
۶	رسول عربی	۶	از مخترع منور سلطانہ صاحبہ غدرا لاسور	۲۲
۷	التجاء	۷	جناب تاجور صاحب فاروقی پٹانوی	۲۴
۸	مشرق و نقتہ	۸	از مولانا سید سلیمان صاحب ندوی	۲۵
۹	عجائبات مرزا	۹	از مولوی حبیب اللہ صاحب مبلغ خرب انصاری	۲۹
۱۰	نگین سنی اور کل علی شیعہ کی سولہویں ملاقات	۱۰	جناب نازاؤد عالم احمد خان صاحب نگین منگو	۳۰
۱۱	حساب دوستان	۱۱	نیجر	۳۵
۱۲	تشکر و اتقان	۱۲	”	۳۷

شنہات

مسلمانوں کی قومی توہین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت میں جس اختلاف کو رحمت سے تعبیر فرمایا تھا۔
بقول حالی مرحوم جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شرتھا۔ وہ قرون اولی کے
مسلمانوں میں بدرجہ اتم موجود تھا۔

ان کا باہمی اختلاف نیک نیتی پر مبنی ہوتا تھا امت مسلمہ فرماؤں از فکر و اختیار ہادی استعداد رکھتا تھا۔ امام الامام
حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر استاد کے ساتھ ان کے شاگردوں کے اختلافات ملازمہ و حکم کی حق پسندی و
حق کشی کے اذکار سے کتب فقہ کے دفاتر معلومین زمانہ حال میں بھی جو اقوام سر ملندی و فحش کے مدارج پر قدمزن ہیں۔ ان میں باہمی
اختلافات قوم کی ذہنی و سیاسی تربیت کا سبب بنتے ہیں بڑے سے بڑا سیاست دان اپنی رائے سے اختلاف کو صبر و حلم سے
برداشت کر کے اپنے مخالفین کو عقلی و نقلی دلائل سے قائل کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر اپنے مخالفین کی نیت پر حملہ کرنے کا روادار
نہیں ہوتا بلکہ ادران وطن یعنی ہندو میں بھی کئی جماعتیں موجود ہیں۔ ہندو صحابہ اور کانگریس میں بھی باہمی جنگ و جدل برپا رہا ہے انتخابات
کے زمانہ میں کئی ہندو جماعتوں نے اپنے اپنے امیدوار نامزد کئے مگر ہندو کسی ہندو جماعت نے اپنی مخالف جماعت کو کسی غیر قوم کا خرید
غلام ظاہر نہیں کیا ہم نے کبھی نہیں سنا۔ کہ جو ہر لال نہرو یا دیگر سرکردہ کانگریسی لیڈروں نے ہما سجاٹیوں کو ٹوٹی یا انگریزوں کا
زخیرہ غلام کہا ہو۔ ہما سجاٹی حلقوں کے کسی کانگریسی لیڈر کو مسلمانوں کے ہاتھ میں نہ پٹا ہوا ظاہر کیا گیا ہو مگر مسلمانوں کی شہریت کا عظیم
ہے کہ ان کے اخبارات کا ہر کالم کسی نہ کسی مسلم گروہ کے خلاف بدترین مکر وہ و شرمناک الزامات سے بھر پور ہوتا ہے حامیان مسلم لیگ
کانگریسی مسلمانوں کو ہندویت کا ہندوؤں کا ٹوٹی زر پرست اور ضمیر فروش ثابت کر رہے ہیں اور کانگریسی مسلمان اپنے طلبوں میں
حامیان مسلم لیگ کو ہندو وطن انگریزوں کے غلام اور ایمان فروش ظاہر کرتے ہیں ملاحظہ ہو اخبار زمیندار ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء ص ۷ کالم
اول در احراری فوج کی تہمت آٹھ آٹھ آئے اور اسی اخبار کے مقالہ افتتاحیہ جیکے آخر میں ہندوستان کے جلیل القدر علماء کو
مزاحہ قلیل کے عوض مصالح اسلامی کے علی انجم کانگریس کی حمایت کرنے والے ملت فروش و خد خد ریزوں کے ذریعہ ملت کے
مفاد کو بیچنے والے خدا اور رسول پر ایمان نہ رکھنے والے نر ازغافی گرتیولے کانگریسی ملا بدماع مختل الدماغ کراہے کے ٹوٹا کانگریس
کے تنخواہ دار ملانے وغیرہ وغیرہ مفسر القاب سے یاد کیا گیا ہے حامیان مسلم لیگ کی ذہنیت کا ان الفاظ سے علم ہو سکتا ہے۔ سبط
منظر علی صاحب اظہار اوسم و زحیرین و دیگر حامیان کانگریس نے بھی اپنی اپنی تقاریر میں مسلم لیگ کے زعماء کو جھگڑ کر کہا ہے۔
اور انہیں مفاد وطن سے غداری کرنے والے انگریز کے ہاتھ میں ایمان بیچ کر قوم کو تباہی کی طرف لے جانے والا ٹوٹی اور وطن کا
منک حرام ثابت کیا ہے یہیں مسلم لیگ اور کانگریس کے طرز عمل سے اس وقت بحث نہیں دونوں جماعتوں میں سے کسی کے

راہ حق پر ہونے کا اظہار مطلوب نہیں ہم اپنے قارئین کو صرف یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ درو جہا عتوں کے مسلم قارئین مسلمانوں کی حقوی
تین کے قریب ہو رہے ہیں۔ ایک غیر جانبدار مبصر اگر اسلامی اخبارات کا مطالعہ کرے تو وہ یہی نتیجہ اخذ کرے گا۔ کہ مسلمانوں
میں ایک بھی تخلص انسان موجود نہیں نوکر و ڈرافٹر کی قوم تمام ہی ایمان فروشوں اور خدا روں پر مشتمل ہے کسی کو منہ و نہ خط
لیا ہے اور کسی کو انگریز نے اپنی منہری لکلیوں کے عوض زندہ بے دام بنا رکھا ہے مسلمانوں میں کوئی بھی اپنی ضمیر کی آواز پر چلنے والا
آتی نہیں رہا اور ان میں کوئی اختلاف بھی نیک نیتی پر مبنی نہیں ہو سکتا کوئی بھی اپنی ضمیر اور اپنے ایمان کی آواز پر عمل نہیں کرتا۔
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مسلمانوں کی اس تباہ کن روش نے مسام قوم کو انبیاء کی نظریں ذلیل کر دیا ہے
کیا الکیوں اور کانگریسیوں کے پاس حقائق کا انبار موجود نہیں کیا وہ اپنے مخالفین کو عقلی و قلبی دلائل سے قائل نہیں کر سکتے؟
کیا وجہ ہے کہ اختلاف رائے کو ہمیشہ بدعتی و بے ایمانی پر محمول کیا جاتا ہے اور امت مسلمہ کو دنیا کی رائے علمین ذلیل و رسوا
کیا جا رہا ہے قارئین ملت سے استدعا ہے کہ خدا اپنے اس خطرناک طرز عمل کو ترک کر کے مسلم کشی و مسلم آزادی سے باز آؤ ورنہ
قیامت کے دن خدا کے سامنے جوابدہ ہو گے اور لاکھوں مسلمانوں کو بے بنیاد اقرار سب و شتم اور تباہ کن عظیم کا نشانہ بنانے کی سزا
پہنچاؤ شوار ہو گا۔ برادران وطن دیگر با اقبال اقوام کے طرز عمل سے عبرت حاصل کرو اور اپنے ماتحتوں اپنی قومیت کے شجر کو قطع کر کے
بربادی ذلت و خسران کے باعث نہ بنو و ما علینا الا البلاء غ۔

شیعوں کی سیاسی نصب العین
دوسرے و مغربیت کے دلدادہ اور مذہب کی حقیقت سے آشنا مسلمان
سہیشہ علمائے اہل سنت کو تنگدلی تنگ نظری اور تعصب کا الزام دیتے
چلے آئے ہیں۔ مگر شیعہ پولیٹیکل کانفرنس لکھنؤ کی کارروائی ان کی چشم بصیرت کو واکر نے کے لئے کافی ہے۔ مذہبی اختلافات کیوجہ
سے شیعہ جماعت تمام اسلامی فرقوں سے علیحدگی کی روش پر عمل رہی ہے مگر آج تک سیاسی و مذہبی معاملات میں سنی و شیعہ کی تفریق
کا سوال اہل سنت کی طرف سے پیدا نہیں ہوا آج تک ایک بھی سنی پولیٹیکل کانفرنس ملک کے کسی حصہ میں منعقد نہیں ہوئی مگر شیعہ
قوم نے جہاں مذہبی معاملات میں شیعوں سے جنگ شروع کر رکھی ہے وہاں سیاسی معاملات کو بھی شیعیت کی عدلیک سے دیکھتی ہو
احرار کے لیڈر مظفر علی صاحب اظہر کا گنہ گری لیڈر سرفراز حسین مسلم لیگ کے لیڈر محمد علی جناح و راجہ محمود آباد وغیرہ شیعہ نے
کے باوجود کروڑوں شیعوں کے قاید بنے ہوئے ہیں اس سے زیادہ عرب سنی مذہبی رواداری کی کنسی مثال پیش کر سکتے ہیں۔ مگر
شیعوں نے تیرہ سو سال میں کبھی ملت اسلامیہ سے وفا نہیں کی حسن بن صباح۔ ابن علقمی۔ طوسی میر صادق بیچھر نادری
عباس صنوی کے ثونی کا ناموں سے تاریخ اسلام کے صفحات لبر نہیں۔ آج بھی شیعوں نے اپنی علیحدہ پولیٹیکل کانفرنس کر کے عداوت
اسلام سے غداری کا ثبوت پیش کیا ہے قارئین شیعہ نہایت عیاری سے کام لیکر سرمدان میں مسلمانوں کی قیادت کا علم اپنے
ماتہ میں رکھنا چاہتے ہیں۔ محاصرہ آفتاب لکھنؤ نومبر ۱۹۷۷ء۔ پر اشارات کے تحت میں اس خطرہ کا اظہار ان الفاظ

میں کرتے۔

اور اگر میں تو سب سے زیادہ ہنسی اس نام نہاد اسلامی جماعت پر آتی ہے جس کے یہاں بغیر امام کے ملک و ملت کا کوئی کام بھی کرنا ناجائز نہیں ہوتا حتیٰ کہ فوضیہ جہاد بھی ناوقفیکہ غار کی پوشیدہ کامیہ امامت سے صراحتاً احکام نہ جاری کرنے سے سوخ خیال کیا جاتا ہے اسلام کے یہ فیوض غلط مدعی کیسے اس ملکی آگ کے شعلوں سے کھینٹنے کیلئے تیار ہو گئے یہ ایک ایسا منڈ ہے جسکو شاید دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا مبصر اور قانون دان قیامت تک بھی حل نہیں کر سکتا۔

اب یہ انکی ناخبر کاری کیسے یا ڈیلمسی مٹھی بھر جماعت ہے اور دو ٹوٹے ہو کر ایک کانگریس کے ساتھ متوافقی میں مشغول ہے اور دوسری سلم لیگ والوں کے دوش بدوش اڑنے کی فکر میں ہے۔

سرفریدین آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے ارکان مسٹر شیر احمد رضوی اور مہموم مہین کتے خان بہادر اور نواب صاحب کانگریس کے پروگمیز کو اپنا شمار بنائے ہوئے ہیں اور محمد علی جناح راجہ صاحب محمود آباد نواب صاحب رام پور راجہ صاحب سلیم پور وغیرہ سلم لیگ کے حامی و مددگار آپ چاہے جو کچھ کہیں مگر ہمارا فیصلہ تو یہ ہے کہ دو عیسائی آشیانہ بنا کر دونوں جماعتوں سے تعلقات باقی رکھنا منظور ہے اور یہ منصوبہ کانٹھا گیا ہے کہ اگر کانگریس برسرِ اقتدار آئے تو سرفریدین سیاحی جماعت کو اپنی قیامت میں پار کال لے جائیں اور اگر حکومت کی کوڑی جیت ہو تو راجہ صاحب محمود آباد اور ضاح صاحب کی کارفرم و زیاں قومی محاملات کو سازگار بنائیں۔

پروہ اور شیعہ ان جماعتوں کے معاملہ میں روحانی دنیا بابت ماہ نومبر ۱۹۳۶ء رقمطراز ہے :-

پروہ شیعہ بدو جو اس مسلمان مجھوم مجھوم کمزادہ رسالت کے غزوات خصوصاً بدر و احد کے واقعات دہرنتے ہوئے ہیں ان میں کرتے ہیں کہ دیکھو صحابیات کس طرح میدان جنگ میں غازیوں کے دوش بدوش کام کرتی تھیں پھر آج کیوں عورتوں کو چادر ڈھانپنا میں نہ کیا جاتا ہے ان پر خود غلط اصحاب کو معلوم ہو کہ حضرت آج و ہر زمانہ ہے کہ جمادات اور غازیوں کا نام و نشان ہی دنیا سے مٹ گیا ہے۔ کس قدر افسوس ہے کہ ان پروہ شیعہ میں غازی اور مجاہد تو نام کو بھی نہیں مگر غازیوں کی صف میں صحابیات کا ذکر کر کے پروہ شیعہ کی پردہ لائی جاتی ہے۔ براہِ خدا کوئی ان پروہ شیعہ سے دریافت کرے کہ حضور آپ میں کتنے خلائق میں کتنے ابو عبیدہ میں کتنے غازی اور مجاہد ہیں اور کتنے محاذ جنگ بدر و احد کی طرح قائم کئے گئے ہیں کہ ان عورتوں کو مہم چٹی خیموں کی تنگبانی اور پانی پلانے کی خدمت پر مامور کرنے کی ضرورت ہے غازی اور مجاہد بننے کا وقت آتا ہے تو یہ نہاں غازی گھروں میں بیٹھ جاتے ہیں اور جب پروہ شیعہ کی تقریر کرتے ہیں تو صحابیات کا ذکر لپ پر ہوتا ہے۔ اگر آپ آج غازی اور مجاہد شکر میدان بدر و احد قائم کریں تو میں کوئی عذر نہیں کہہ سکتا اپنی ماں بہنوں کو صحابیات کے نمونے پر میدان میں بھڑکایا

مدر واحدیں ہی ایات نے انجموں کی مرہم ٹپ کی، شہداء کو دفن کیا، پیاسوں کو پانی ملا یا قومی رجز پڑھ کر غازیوں کے دلوں کو گرمایا، لیکن ہندوستان کی عورتیں پردہ رنگ کر کے کون سے زنجیروں کی زخموں کو کھینچی اور کون سے پیاسوں کو پانی ملائی اور کون سے شہداء کو دفن کیا، کبھی ارادوں کی ایک مثل ہے۔ سوت نہ کپاس جولا ہے سے محبت۔ نہ مجاہدین غازی نہ جہاد ہے نہ میدان جنگ۔ مگر ضرورت ہے کہ عورتوں کو تیار کیا جائے۔ پردہ شکن در اشرم کریں۔ پہلے خود غازی اور مجاہدین پھر تیار داری کرنے والی عورتوں کی تلاش بھی کریں کہا جاتا ہے کہ جب ان عورت کو باہر کا علم ہی نہیں تو وقت پڑے پھر یہ خدمت کس طرح انجام دینگی، اسلئے ضرورت ہے کہ پہلے سے ان کو خدمت تو م کیلئے تیار کیا جائے میرے جاناں اور ہاں پردہ شکن بھائیو! سکھا دیتا ہے شوق دار جو حضور ہوا، آپ غازی اور مجاہدین میدان بدر و احد قائم کریں خدا نہ کرے آپ کے زنجی ہونے پر اور وقت آخر تشنگی غالب ہونے پر زخم دوزی اور آب نوش کا نظام کو یاد یا جیسا کہ اللہ تعالیٰ اور صحرانہ خیر خیال ہے کہ میدان صاف پڑا ہے نہ کوئی غازی ہے نہ مجاہد ہے نہ میدان کا زرارہ ہے مگر عورتوں کو زخم کیلئے تیار کیا جا رہا ہے۔ اس اخوت کی حقدار محالفت کی جائے کم ہے بازار ابھی لگا ہی نہیں گروہ کوٹ موجود ہیں صحابی بنے کو کوئی تیار نہیں۔ مگر صحابیات کی تلاش بڑی سرگرمی سے ہو رہی ہے *

تہذیب فرنگ کی ایک مثال **اندر خیت** باب اشخاص عورتوں کے پردہ جلائے نہیں سمجھتے ایسے اشخاص اپنے عقل و خرد کو فرنگیوں کے ماتھے پر چکے ہیں۔ حالانکہ مشرق و مغرب کبھی ایک نہیں ہو سکتے مشرقی خصوصیات مشرقی تہذیب اور مشرقی آداب بحال ہیں ہم مشرقیوں کے لئے باہر بازار باعث صداقت ہیں اہل مغرب کی عادات اختیار کرنے سے کوئی مشرقی ان میں غرت حاصل نہیں کر سکتا فرنگیوں نے اپنے ملک کی آب و ہوا اور خوراک کی طاقی رسوم و رواج اختیار کی ہیں سرزمین ملک میں کوٹ و پتلون اور گرم کپڑوں کا استعمال لازمی ہے مگر ہمیں ان ہندوستانیوں کے عقل پر حیرت ہوتی ہے جو ہندوستان جیسے گرم ملک میں بھی حیرت لباس پہنے ہوئے کوٹ و پتلون سے ملبس گرمی کے مارے باپ رہے ہوتے ہیں۔ حال ہی میں یورپ میں تحریک عمرانی زور پکڑ رہی ہے عورت اور مرد بازار انٹنگے ہو کر غسل آفتابی کیا کرتے ہیں یعنی حد امرو عورت بالکل ننگے ہو کر دھوپ میں بیٹھی رہتے ہیں جو لوگ پردہ کو ترقی کے راستے میں حائل سمجھتے ہیں غالباً وہ تحریک عمرانی کو بھی تہذیب کا لازمی جز سمجھ لینگے مگر غسل آفتابی پردہ دھواں دھار لیکر دنیا شروع کر دینگے اس طرح حیوانیت کی طرف ترقی کا آخری قدم بھی سرعت کے ساتھ اٹھانے کے لئے تیار ہو جائینگے خمر و خنزیر کا استعمال انسان کو حیوانیت کے مادہ سے محروم کر دیتا ہے اور تہذیب کی قیود سے آزادی اور دہشتہ انسان کو احسن تقویم سے اسفل السافلین میں پھینچا دیتی ہے حال ہی میں بو سٹرٹ لندن کے عجیب ٹریٹ میٹر ڈمٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ کسی غیر کی زوجہ کو باہر لے لیا اور اسے انوار کر کے لے جانا کوئی جرم نہیں۔ اوغویہ کے خاوند کو ایسے انوار پر کسی قسم کا احتجاج کرنے کا حق حاصل نہیں زمیندار ۲۰ نومبر ۱۹۲۷ء صفحہ ۱۲ محبٹرٹ صاحب نے مغویہ کے خاوند کو نصیحت کی ہے

کہ تمہیں اب اس تلخ حقیقت کو نظر رکھنا پڑے گا کہ وہ عورت تمہارے قبضہ سے کل چکی ہے۔ یہ کوئی جرم نہیں اس میں شک نہیں کہ ایلم انیمہ حادثہ ہے لیکن اب بہتر یہ ہے کہ تم اس مصیبت کو مردانہ وار برداشت کرو تو تہذیب و فرهنگ کی بجائے فاعبت و دایا اولی الاہمبار جرموں کی قابل تقلید اوالا الغری واضح نصاب ارشاد فرمائیں یہاں تک کہ سمندر کے کنارہ پر بھی وضو غسل کرتے وقت پانی کے اسراف سے منع فرمایا تاکہ اسراف کی عادت طبیعت ثانیہ نہ بن جائے اسلامی تعلیمات کی رو سے طعام کا ذرہ ذرہ قابل اتنا و تعظیم ہے طعام کو ضائع کر دینا یا اس کے لذت کو پالماں کر دینا جائز نہیں اسلام کے ان احکام میں حیات اجتماعی کے تقاضے روبرو راز و مفہم رہے حال ہی میں مقام بلن رحیمی ہزاری کسانوں کے رہنما ہر دسے بیک برگ ہنود میں حب ملی تقریر کے اسلامی تعلیم کی صداقت کا اعلیٰ طور پر اعتراف کیا ہے۔

کوہل روٹی کا ایک ٹکڑا جو کھانا کھانے کے بعد ہر ایک جرمین لاپرواہی کے ساتھ دسترخوان پر چھڑ جاتا ہے وہ آج کل کی صورت حالات کے پیش نظر بے جہتقی ہے، ایسے پس خوردہ ٹکڑوں کے ضائع چلے جانے سے جرم قوم کو تین لاکھ ٹن اناج کے ضائع ہو جانے سے جتنا نقصان پہنچتا ہے اس کی مجموعی قیمت چار کروڑ ۲۹ لاکھ ہندی روپیہ ہے۔

سب اس بات کا اہتمام کر لیں کہ ڈبل روٹی قوموں کی حالت میں کبھی دسترخوان پر نہ آنے پائے۔ آپ نے گرجے ہوئے کا وقت آ گیا ہے کہ جرم قوم میرے کی روٹی سے منہ پھڑکریا گندم کے آٹے کی روٹی کا استعمال شروع کر دے تاہم روٹی سرگز کھائی نہ جائے کیونکہ اسے کٹنے وقت ریزے ضائع جاتے ہیں بلکہ بیٹھے روٹی کو باس کر کے کھالیا جائے کیونکہ ایک ہی صحت کے لئے مفید ہو دوسرے لئے کٹے وقت سے ضائع نہیں جاتی یہ تقریر اب لاکھ انسانوں کے بچوں میں ہوئی جو سب سب کسان اور غریب تھے۔

خاکساری فتنہ عبد جبار کے مرتد و ملحد اعظم یعنی غایت اللہ مشرقی کے کفریہ عقائد اسی کی تحریروں سے نقل کر کے ان کی مکمل تردید اس رسالہ میں موجود ہے پیرزادہ بہاء الحق صاحب قاسمی اترسری نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے جس سختی و قابلیت کا اظہار فرمایا ہے اس کے لئے ہر سچے مسلم کو ان کمندوں میں جا چاہیئے۔ رسالہ کا تیسرا ایڈیشن کئی مضامین کے اضافہ کے ساتھ حال ہی میں شائع ہوا ہے حجم ۱۰ صفحات کتابت و طباعت عمدہ قیمت ۱۰ روپیہ محصول ڈاک ۱۰ رسالہ خیر جاری و ترز وید مذہب خاکساری، از تصنیف پیرزادہ مولانا بہاء الحق قاسمی قیمت ۱۰ روپیہ

پتہ۔ نیچر شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب)

بَابُ التَّفْسِيرِ

حکایت

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ حَبْلًا يَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْصَارُ
كُلَّمَا رُفِعُوا فِيهَا مِنْ مَسَرَّةٍ رَبِّقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي كُنَّا نَقُولُ وَأُولَئِكَ مُشْتَخَفُونَ
وَلَهُمْ فِيهَا أَنْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ رُكوع س پارہ اول سورۃ بقرہ

ترجمہ۔ (اے محبوب) اس امر کی خوشخبری سن لوگوں کو سنائی دے جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے ہیں کہ یقیناً ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جب کوئی چل کھانے کے لئے اس میں سے ان کو دیا جائیگا۔ تو کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم پہلے کھا چکے ہیں اور ان کو ہم شکل چیزیں دی جائیں گی ان کے لئے پاک بیدیاں ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

تفسیر۔ جن لوگوں نے معبودانِ باطل سے سرکشی اختیار کر کے ایمان کی غلامی اختیار کی اور اس واحد کے احکام کی پابندی کو اپنا شعار بنا کر عمل صالح کرنے لگے۔ ان کو ثبات دی جاتی ہے کہ حیاتِ ابدی کے اعمال میں انہیں بہت عطا ہوگی۔ خدا کی اطاعت کے صلہ میں رہنے کے لئے اعلیٰ درجہ کے مکان دئے جائیں گے جس میں بانگاتِ نہروں اور ثمرات کے علاوہ طینتِ قلب کا ہر سلمان موجود ہوگا۔ اور ان انعامات کے متعلق خداوندِ کریم نے ہمد فیہا خالدون فرما کر اپنے عاجز بندوں کو تسلی دی کہ میرے پرستار و ابدالِ آباد تک ان نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ گے۔ یہ نعمتیں ایسی ہوں گی کہ اگرچہ دنیا کی نعمتوں کیساتھ ان کی مشابہت ہوگی۔ مگر لذت و کیفیت میں ان سے بالکل جدا اور اعلیٰ ہوں گی۔

ملاوہ اور نیچری بہشت کی کیفیت پر اعتراض کرتے ہیں کہ دیکھو جو مسلمانوں کی بہشت میں غور نہیں ہوگی جو روحان گھومتے ہوئے نظر آئیں گے۔ اور اسی جسم میں ہمیشہ کے لئے لطف اندوز ہوتے رہیں گے۔ بہشت نہ تو عجائب گھر پھیلا۔ افسوس کہ ان لحد و کی ضعیف قدر تعصب سے لبریز ہے کہ بلا سوچے سمجھے اسلام کی ہر بات پر اعتراض کرتے ہیں۔ بھلا ان سے پوچھئے کہ جہاں خدایا جباب مجتمع ہوں۔ وہاں اگر ان کے بخیال دوست اور رفقاء نہ ہوں تو کیا اس اجتماع میں کوئی لطف ہوتا ہے کیا اس محفل و مجلس میں رونق ہوتی ہے جن میں ہرگز نہیں، وہ تمام محفل و تمام مجالس حسرت و افسوس سے تبدیل ہو جاتی ہے۔ بجائے عشرت مکہ کے عکدہ بن جاتی ہے۔ اور ہر طرف یاس و نحوست محسوس ہوتی ہے۔

باقی راجحہ کا معاملہ قدرت اس میں عجیب و غریب تاثر پیدا کر دیتی جو ہمیشہ کے لئے قابلِ حیات ہوگا۔ وہاں نظامِ نبوی ہوگا۔ آسمان بنایا ہوگا۔ زمین اور ہوگی۔ جو ہر قبلہ الارض و عیال الارض و السماوات۔ کو غور سے دیکھو اور اگر ہماری آہستہ عقل میں بہشت کی کیفیت سمجھ میں نہ آئے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان اشعار کا حقیقاً وجود ہی نہیں،

..... دنیا میں ہی جہنم کی جگہ اور کائنات میں ہی جہنم کی جگہ

مثلاً روح وغیرہ۔ اگر بہشت کی حقیقت سے آگاہی حاصل کرنا مقصود ہے تو انبیاء علیہم السلام کے ارشادات پر عمل پیرا ہو کر
 قوت روحانی کے کشف کے ذریعے سے معلوم کر لیجئے۔ اسکے علاوہ ناممکن ہے۔ آدم کی مٹھاس کی لذت وہی معلوم کر سکتا
 ہے جو آدم چوہے مانیہ کے سامنے کسی شے کی رنگت کا بیان کرنا غیر مفید ہے۔

کتب الہامی کا اہم مقصد حسب ذیل امور کی وضاحت کرنا ہوتا ہے۔

(۱) کائنات عالم کی پیدائش سے پہلے کیا تھا خالق کائنات کون ہے اور اسکی تحقیقی نشان کیا ہے۔

(۲) معاش کا علم کیا انسان ہر لحاظ سے خود مختار ہے۔ یا اپنے خالق کا ہر حالت میں محتاج۔ وسائل معیشت ہمارے خود پیدا کردہ ہیں
 یا ان کا بھی کوئی خالق بھی ہے۔

(۳) علم معاد یعنی کائنات عالم اور اسکی مخلوقات کا انجام کیا ہوگا۔ اس زندگی کے اختتام کے بعد ہمارا قیام کہاں ہوگا۔

خداوند کریم نے اس سوزناکے آغاز میں عید شفی مومن و منافق اور کافر کے علامات حالات بیان فرما کر ان سرسہ امور مذکورہ
 بالا کی وضاحت فرمائی ہے۔ الذی خلقکم میں سوال اول کا جواب دیا۔ امر دوم کو جعل لکم الارض
 فواشئوا السماء بناء سے ذوق لکم تک امر سوم کو فاتقوا النار الذی سے خال دون تک بیان فرمایا
 انسان چونکہ اپنے علم کے مطابق ضرر رساں چیزوں سے بچتا رہتا ہے۔ اور مفید و نفع بخش اشیاء کا طالب رہتا ہے اسلئے بار
 حنم سے ڈرانے کے بعد ثمرات ایمان کا بھی اظہار فرمایا اور تنبیہ الذاہنوں سے خال دون تک ایمان و اعمال
 صالحہ کے ثمرات کا بیان ہوا۔

اطلاعات

(۱) دارالعلوم غزیریہ بھیرہ میں طلبہ کا داخلہ تعطیلات کے بعد ہشواں المکرم سے شروع ہوگا۔ طالبان علم ارشوال
 بھیرہ میں بھیج جائیں ممکن ہے کہ بعد ازاں فرید اخلہ کی گنجائش نہ ہے۔ امسال تجوید القرآن کے علاوہ اور بھی کئی
 اصلاحات کی گئی ہیں۔ مدرسین کی تعداد میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۹۳۸

(۲) خرب الانصار بھیرہ کا لائے عظیم الشان جلسہ امسال ۴-۵-۶ مارچ

۲۱-۲۲-۲۳ بھانگن مطابق یکم و ۲ و ۳ محرم ۱۳۵۷ھ بروز جمعہ، ہفتہ و اکت فار

مقام جامع مسجد بھیرہ منعقد ہوگا۔ شائقین ان تاریخوں کو نوٹ فرمائیں۔ منیجر

عرض حال

دارالعلوم غفریہ اشرفی۔ مولانا عبدالحق صاحب حضری و دیگر مدرسین ہ اشرفی کو بھیرہ میں پہنچ جائیگی عربی علم ادب کی تعلیم کے لئے ایک فاضل ادیب کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ علاوہ ان میں مدرسہ تجوید القرآن کے مدرس قاری معین الدین صاحب بھی الزکاء سے اشرفی کو بھیرہ پہنچ جائیگی مولوی عبدالرحمن صاحب ماہ رمضان المبارک میں ترجمہ القرآن کا درس روزانہ مسجد چک والا میں دیتے رہتے ہیں۔

تبلیغ احکام الہی مولوی حبیب اللہ صاحب اترسری مبلغ خرب الانصار نے اس ماہ میں بھکوال چک شمالی جاکٹ کی طرف روانہ ہو گئے۔ صاحب موصوف کچھ عرصہ بنگال میں غزالیوں کی تردید کے لئے مقیم رہیں گے صوبہ بنگال و یوپی کے اصحاب اگر ان کی خدمات سے فائدہ حاصل کرنا چاہیں تو انہیں اس کے لئے بہترین موقعہ حاصل ہو سکتا ہے دفتر مجلس مرکزیہ انصاریہ بھیرہ میں ایسے اصحاب اپنی درخواستیں بھیجیں تاکہ مولوی صاحب کے تبلیغی دورہ کا پروگرام مرتب ہو سکے۔ کلکتہ میں حضرت مفتی سید عظیم الاحسان صاحب مفتی مسجد جامع کلکتہ کے ذریعہ مولوی صاحب سے خط و کتابت یا ملاقات ہو سکتی ہے۔

فوج محمدی یا حیوٹ انصار الاسلام ماہ رمضان المبارک میں جمعہ کو جوش انصار الاسلام فوج محمدی کے شاہراہوں میں نکلتے تھے انصار کثیر تعداد میں بھرتی ہو چکے ہیں اور شہر بھیرہ میں انکی سرگرمیوں سے مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ مولوی خیر شاہ صاحب مولوی عبدالرحمن صاحب کی مساعی جیسے جوش کی باقاعدہ تنظیم ہو چکی ہے۔ صدر مانو جانوں نے اپنے آپ کو خدمت اسلام کے لئے پیش کر دیا ہے۔

دارالاقامہ کی تعمیر کا کام ملتوی رہا ہے۔ حال ہی میں ایک نیا کمرہ تعمیر کر لیا گیا ہے تاکہ نئے سال میں طلبہ کے لئے مزید کچھ کمرے بنائے جاسکیں۔ دارالاقامہ کی تکمیل کے لئے پانچ سو روپیہ درکار ہے جب تک مزید پانچ سو روپیہ نہیں ہوں۔ اور درگاہ تیار نہ ہو طلبہ کی تکالیف دور نہیں ہو سکتیں۔ ارباب کرم اس کا خیر کی طرف جلدی توجہ فرمائیں۔

ہدایات القرآن عیسائیوں کے مشہور رسالہ خدائے قرآن کا مبلغ ر۔ اس رسالہ کے ذریعہ مسلمانوں کے مغالطات بھی دور ہو سکتے ہیں۔ عیسائی لاکھوں کی تعداد میں خدائے قرآن کو سالانہ تقسیم کرتے ہیں لہذا ہدایات القرآن کی وسیع اشاعت نہایت ضروری ہے جن کی سہولت سے بیانیہ نسخہ اور اپنی بھیرہ میں اسلام بھیرہ میں

العصبی کے بارے میں لکھا ہے۔

”حضرت“ امام احمد اور امام بخاری اور امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابراہیم ضعیف ہے امام حجتی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ ثقہ نہیں ہے۔ اور امام بخاری نے فرمایا ہے کہ محدثین نے اس سے سکوت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا کہ وہ منکر الحدیث ہے۔ اور امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ متروک الحدیث ہے۔ اور امام ابوجاہم نے فرمایا کہ وہ ضعیف الحدیث ہے۔ محدثین نے اس سے سکوت کیا ہے اور اس کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ اور امام حوزجانی نے فرمایا کہ وہ ساقط ہے۔ اور صالح خبرہ نے فرمایا کہ وہ ضعیف ہے۔ اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ احکم راوی سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ اور امام ابوعلیٰ متناہی نے فرمایا کہ وہ قوی نہیں ہے۔ معاذ بن معاذ غیری نے فرمایا میں امام شعبہ کی طرف لکھا جب وہ بخارا (شہر) میں تھے۔ اور پوچھا کہ میں ابوشیبہ سے روایت کروں۔ امام شعبہ نے لکھا کہ اس سے روایت مت کر کیونکہ وہ ایک بُرا ہے۔ امام شعبہ نے اسے چھوڑا لکھا ہے ایک قصہ میں امام ابن سعد نے فرمایا کہ وہ حدیث میں ضعیف ہے۔ اور امام داؤد ظہنی نے فرمایا کہ وہ ضعیف ہے۔“

(فہرست) سنن ابن ماجہ ضمیمہ حدیث ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ نے اسی علم بن عبد راوی سے روایت کی ہے۔
 (۱) کتاب تفسیر روح المعانی کی جلد ۲۷ کے صفحہ ۳۱ پر ہے۔

”اس کی سند میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان واسطی ہے۔ اور وہ ضعیف ہے۔ جیسا کہ امام قسطلانی نے فرمایا ہے
 (۲) کتاب مرقاة المفاتیح جلد ۲ کے صفحہ ۳۹ پر ہے۔

اس کی سند میں راوی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان واسطی ہے۔ اور وہ ضعیف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ متبرکاتہ ہے۔
 (۳) کتاب تقریب التہذیب کے صفحہ ۲ پر ہے۔

ابراہیم بن عثمان العصبی بالموجودہ ابوشیبہ کو فی قاضی واسطی مشہور مکتبہ متروک الحدیث من السالطین
 (۴) کتاب الضعفاء والمتروکین کے صفحہ ۲ پر ہے۔

ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ متروک الحدیث۔

(۵) کتاب الضعفاء الضعفاء کے صفحہ ۲ پر ہے۔

ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ العصبی قاضی واسطی متروک الحدیث۔

(۶) کتاب مواہب اللذیہ جلد اول کے صفحہ ۲ پر ہے۔

”اور امام نووی نے اپنی کتاب تہذیب میں فرمایا ہے کہ یہ جو بعض تقدیرین نے روایت کی ہے وہ عائشہ ابراہیم دکان
 نبیاء، پس یہ روایت باطل ہے۔“

یعنی ایسی روایت بیان کرنے والا ہے۔ جو صحیح حدیث کے خلاف ہے۔

(۱۰) کتاب جامع الضعیف فی احادیث البشیر النذیر (چھاپہ مصری) کی جلد ثانی کے ص ۱۱۱ پر اس روایت کو درج کرنے کے بعد علامت رضی اللہ عنہ لکھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے۔

(۱۱) کتاب موضوعات کبیر کے صفحہ ۶۹ کے حاشیے پر ہے۔

ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان الواسطی اور وہ ضعیف ہے۔

(۱۲) کتاب ارشاد الساری کی جلد ۱ کے ص ۱۳۱ پر ہے۔

”اور اس کی سندیں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان واسطی ہے اور وہ ضعیف ہے۔“

(۱۳) حضرت امام نوویؒ کی کتاب تہذیب الاسماء واللغات قسم اول (جلد اول) کے ص ۱۱ پر ہے۔

و اما ما روی عن بعض المتقدمین لعاش ابراہیم لکان نبیا فباطل وجباۃ علی الکلام فی المغیبات ومجازفہ وھجوم علی عظیمہ الزکات واللہ المستعان

(۱۴) عمدۃ القاری جلد ۱ کے صفحہ ۲۵۹ پر لکھا ہے،

”ابوشیبہ کا نام ہے ابراہیم بن عثمان عسبی کو فی شہر واسط کا قاضی ہے۔ ابوبکر بن ابی شیبہ کا دادا ہے امام شعبہؒ نے اس کو چھوٹا کہا ہے۔ اور امام احمدؒ و امام عسبی بن نعیمؒ و امام بخاریؒ و امام نسائیؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔“

(۱۵) کتاب تنقیح کلب جلد اول کے صفحہ ۴۲ پر ہے

قال ابو عیسیٰ ہذا کاذب ما ہو وقد ولد لشیخ من لیس نبی وکما یلہر غیر النبی نبی فکلذلک یحوز ان یلہ غیر النبی واللہ اعلم

(۱۶) مجموعہ رسائل عشرہ للبیوطی۔ رسالہ المصباح ص ۱۱ پر ہے

”اور امام احمدؒ و امام عسبی بن نعیمؒ و امام بخاریؒ و امام نسائیؒ و امام ابوجانمؒ و امام ابوداؤدؒ و امام ترمذیؒ و امام احوصؒ بن فضل العلانیؒ نے راوی ابراہیم کو ضعیف کہا ہے اور امام ترمذیؒ نے فرمایا کہ وہ منکر الحدیث ہے اور امام بخاریؒ نے اسے ساقط کہا ہے۔ امام ابوعلیؒ نیشاپوریؒ نے فرمایا ہے کہ وہ قوی نہیں ہے۔“

(۱۷) کتاب خلاصۃ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال کے صفحہ ۲۰ پر ہے

ابراہیم بن عثمان عسبی ابوشیبہ کو فی قاضی واسط اس کو امام عسبی بن نعیمؒ و ابوداؤدؒ نے ضعیف کہا ہے اور امام نسائیؒ نے اسے متروک کہا ہے۔

(۱۸) کتاب تذکرۃ الموضوعات کے صفحہ ۶۹ پر ہے قال النووی و ما روی عن بعض المتقدمین لعاش الخ فباطل

(۱۹) کتاب مدارج النبوة زیار فیسی (طبعة ۱۲۷۱-۱۱۷۱ھ مطبعہ فخر المظاہر) جلد ۱ کے صفحہ ۵۲۷ اور کتاب تاریخ النبوة

نربان اردو جلد ۲ ص ۳۳ پر لکھا ہے۔

جان کر روایت کی گئی حضرت انس بن مالک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو عاش ابراہیم لکان نبیا پس کتاب روضۃ الاحباب میں اس کو اسی طرح نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ جو کچھ سلف صالحین سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا چھوٹی عمر میں فوت ہو گیا تھا۔ اور اگر وہ زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ سو یہ بات صحت کو نہیں پہنچی ہے۔ اور نہ اس کا کوئی اعتبار ہے۔“

(۲۰) کتاب مدارج النبوة جلد ۲ صفحہ ۳۵ اور کتاب مدارج النبوة زبان اردو جلد ۲ کے صفحہ ۲ پر ہے

اس حدیث کی سندیں ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان واطلی ہے اور وہ ضعیف ہے۔“

نتیجہ یہ لفظ کاسنن ابن ماجہ کے ضوالی روایت لو عاش لکان صدیقاً نبیا صحیح نہیں ہے۔ اور اس سے استدلال کرنا غلطی ہے۔

حضرات صحابہ کے اقوال

صحیح بخاری شریف جلد دوم فتح الباری باب ۲ صفحہ ۶۱ عمدۃ القاری جلد ۲ صفحہ ۵۲ ارشاد الساری جلد ۲ صفحہ ۱۰۷۱ ابن ماجہ شریف کے صفحہ ۱۰۷۱ و ضافہ ہے۔ حدیث ابن عباس حدیثنا محمد بن بشیر حدیثنا اسمعیل قلت لابن ابی اوفی رأیت ابراہیم بن الذبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال مات صغیراً و لو قضى ان یکون احد حشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی عاش ابنہ و لکن لا یخبر احد الا ثم حمیمہ ام اسمعیل سے روایت کر کہیں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی صحابی سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا ہے انہوں نے فرمایا کہ ابراہیم مجھ میں ہی وفات پا گیا تھا۔ اور اگر یہ ام ہونا۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ آیا جیسے تو النبی حضرت ابراہیم زندہ رہتے۔ اور لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہ آیا جاسکا۔“ نیز مدارج النبوة قاری جلد ۲ صفحہ ۳۵ (۲) صحیح مسلم شریف جلد اول صفحہ ۱۰۷۱ سنن نسائی شریف مطبوعہ ۱۲۹۹ھ مطبوعہ مطبع نظامیہ کاپنور ضافہ ہے عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن و ابی عبد اللہ الاغرمولی الجعنین و کان من اصحاب ابی ہریرۃ انھما سمعا ابی ہریرۃ رض ینقول صلوٰۃ فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل من الف حلوۃ فیما سواہ من المساجد الا المسجد الحرام فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر الا نبیاء و ان مسجدہ اخر المساجد ثم حمیمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھنا تیرہ ہزار نماز سے دوسری مسجدوں میں مسجد حرام کے سوا پس تحقیق حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آخر نبی ہیں۔ اور آپ کی مسجد آخری مسجد ہے۔“

حضرات تابعین کے اقوال

حضرت امام حافظ ابو جعفر محمد بن جریر طبری کی تفسیر جامع البیان کی جلد ۲ کے صفحہ ۲۰ اور امام محدث سیوطی کی تفسیر قرطوبیہ جلد ۲ پر

حقانیت و صداقت اسلام

(از مولوی محمد حیات صاحب بیسٹری ماسٹر جمالی ضلع تھانہ پور)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط و بے شک تعین

حقیقت روز روشن کی طرح آشکار ہے کہ وجود انسانی میں عقل ہی تمام کمالات کا سرچشمہ ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے طرح کی استعداد و ولایت رکھی ہے۔ نظام و نسق عالم کی ایجاد کو سلجھانے کا کام بھی اسی کے سپرد کیا ہے عقیدہ لادخیل کی شکل کش عقل ہی ہے۔ یہ عقل "ہنس ملک" سر اٹھی ہے جو بچیم کی بے مثل نعمتوں سے ایک نعمت غلطی و وسوسہ کبریٰ ہے جو بندے کو عطا فرما کر فرما کر فرمایا گیا تاکہ وہ اس سے کتاب فضیلت و کمال بہ آسانی کر سکے اور طرح کے آلام و مکارہ سے بچا جاسکے۔ دنیا میں انسان کا فرض "اب نحو طلب یہ امر ہے کہ اس دنیا میں قدر اہم جلیلیہ کے ساتھ انسان کے پیدا کرنے کا بھی کچھ مطلب ہے؟ تو وہ کیا ہے؟ اور اس کے بھی کچھ فرائض ہیں؟ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھا کر اس چیز کا جو اس کو بہا کا مطلوب و مقصود حقیقی کیا ہے اور اس چیز کو روزی زندگی کا کیا اصول بنایا ہے؟۔ گو اس کے مندرجہ ذیل بہت سی قابلِ تعظیم شخصیتوں نے پیش کئے ہیں لیکن بعض ذیل میں درج ہیں۔

(۱) خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کر علم وہ اچھا ہے جو تجھے دنیا و آخرت میں نفع بخشنے (نفعان حکیم)

۲ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بدلے کو کثرت شکر بجالا۔ اور اس کی عبادت میں مشغول رہ گناہ سے پرہیز کر (منقراط)

۳ تیری عمر کوتاہ اور کام دراز ہے عاقل وہ ہے کہ عمر کو ضروری کام میں خرچ کرے۔ (افلاطون)

(۴) آدمی کی عقل کمال اس میں ہے کہ دشمن کو اپنا دوست رکھ سکے (بقراط)

(۵) اے عزیز! دو نوجوان کی نیکی کا سرمایہ "حسن عقیدہ" ہے اور معرفت حق تعالیٰ جو اپنی صفات میں لگانے سے ہمیشہ ہے

اور ہمیشہ رہیگا تغیر تبدیل زوال و انتقال کو اس کے لئے محال ہے۔ (نظام الملک)

(۶) الحکمة مفتاح السعادات والسعادة فی ادراک المذنیات، یعنی دانی نیکی بخشنے کی کنجی ہے آرزوؤں

کے محلول کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ (حمشید)

(۷) سفر کی قومیں ہیں۔ دنیا و آخرت۔ دو کو تو توشہ دے گا ہے دنیا کے سفر کا توشہ ساتھ ہی رکھنا چاہئے لیکن سفر آخرت کا توشہ

اپنے جانے سے پہلے بھیج دینا چاہئے۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام)

بعض صحفہ ۵ کی جلد پنجم کے صفحہ ۱ پر روایتیں آئی ہیں کہ حضرت امام حسن اصری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام قادیان رحمۃ اللہ علیہ نے

خاتم النبیین کی تفسیر میں فرمایا کہ آنحضرت علیہ السلام آخری نبی ہیں،

۸- یا موسیٰ! انا بدلت اللہ ذمہ فالزمہ بدلت یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے موسیٰ! میں تیری لازمی ضرورت تھی

پس اپنی ضرورت کو لازم کہڑ (مصباح)

۹- جان کو کہ خدا تعالیٰ کی بندگی، علم اور عمر کا فائدہ ہے، دیون اور مقیون کا سرمایہ ہے اور صاحبانِ بہت کا اصل مقصد غنائی

۱۰- الضورۃ هو اللہ - ضرورت کیا ہے اپنا مولا! اور بس - (رسول اللہ)

۱۱- افروا القلب للہ تم مطلوب بکل حال ہر حال میں دل کو متوجہ رانی اللہ کرنا مطلوب ہے (احمد زرق)

۱۲- نجات کے دور تھے ہیں ایک عقل کا دوسرا عمل کا x x اے نیکدل اجن!

میں تجھ سے دیکھا کہ دنیا میں لوگوں کے لئے دور تھے ہیں جو سوچتے سمجھتے والے آدمی ہیں ان کے واسطے گیان یعنی مسلک

عقل ہے..... لیکن جو انسان اس دہرے کے نہیں ان کے واسطے کرم، یعنی عمل کا راستہ ہے۔ نہ کام کرم یعنی نتیجہ

سب سے پرواہ کو عمل کریں۔ نہ کام کرم سے انسانی دل کا تزکیہ ہو جاتا ہے اس کے بعد وہ معرفت کا اہل بن جاتا ہے اگر کیا کرشن جو علی

۱۳- نیک اور پاک زندگی بسر کر سب پر دیا کرو اور کسی کو نہ ستا (مہاتما بدھ)

۱۴- بہادریکرتن سدا ہے، توہ نامک مکھش انتراپے یعنی جو شخص عبارت و عرفان حاصل کر کے نہ کہ المراج

اور یہاں سے خالی رہے، اسی کو اخیر راحت کامل ملتی ہے۔ (رایا نامک)

۱۵- مکت کا زمانہ نجات کا مالک اس اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جب جو سچے پریم سے اس کی آگیا کا پالن کرتا ہے تب مکھش

راحت کامل کا جھلکنا ہوتا ہے اور کسی طرح سے نہیں..... بند بختال چھوڑ کر اسکی طرف مکھش کے طالبوں کو چٹ لگانا

چاہئے (وید)

۱۶- اے اسرائیل! بن خداوند ہا الیک ہی خداوند ہے اور تو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان

اور ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ اور دوسرا یہ ہے کہ تو اپنے پڑوسی سے اپنے برا بھلا رکھ۔ میں ہے

بڑا اور کوئی حکم نہیں (انجیل قرس باب ۱۲ ص ۳۶-۳۱)

۱۷- رب الخیر ارشاد فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو میں تیرے دل کو غنی کر دوں گا۔ اور

فائدہ رشتاجی، تجھ سے دو کر دوں گا۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تیرے ماتھے پر معرفت میں لگے رہینگے اور تیری محتاجی کبھی

نہ نہ ہوگی۔ (ربی آخر الزمان صلعم منقول از سنن ترمذی)

۱۸- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِيْ اِلَيْهِ اَنَّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِيْ

(انبیاء ۲) اور تجھ سے پہلے جو قدر رسول ہم نے بھیجے سبکی طرف ہی حکم تھا کہ تحقیق کوئی محبوب نہیں مگر میں پس میری عبارت

کرو۔ (۲) وَخَلَقْتُ اِنْسًا وَاِلٰهًا نَفْسٍ اِلَّا اِيْعْبُدْنِيْ (ذاریات - ع ۲) یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو نہیں

پیدا کیا مگر میں نے کو میری عبادت کریں، (قرآن مجید)

لیکن خلاصہ یہ کہ ابن یحییٰ غافر نظر ڈالتے سے یہی حقیقت منکشف ہوتی ہے۔ کہ میرا نشہ آدمی کی علت غائی نیکی کا حصول یعنی معرفت الہی و عبادت الہی اور اس سے وہ دعویٰ بھی غلط ثابت ہوتا ہے۔ جو یورپ کے فلسفہ اخلاق کے بانیوں نے قرار دیا ہے۔ کہ انسانی خواہشات و عادات کا انتہائی مقصد حصول لذت ہی ہے۔ اور بس۔

انسانی زندگی کا عرصہ بہت محدود و مختصر ہے اس پر بس ورائض سے مقدم یہ فرض ہے کہ اس تھوڑے وقت غنیمت سمجھ کر اوصاف جمیلہ نیکی کے حاصل کرنے میں یوری تحت اور کامل توجہ صرف کرے نیز یہی سے انقطاع کلی سے مستبر آجائے تاکہ فطرت کا اصلی راز منکشف ہو اور اس کی زندگی حیات جاوید کا رتبہ حاصل کرے اور خلیفہ اللہ کی صحیح تعریف اس پر صادق آئے۔

نیکی و گناہ جب انسان کی فضیلت کا معیار گناہ سے بچاؤ اور نیکی کا حصول ہے تو تحقیق کرنا چاہیے کہ نیکی کیا ہے اور گناہ کیا؟

۱۔ البتہ الخلق والاثر ما حادث فی صدرہ نیکی موافق فطرت صالحہ یعنی اچھے چلن کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو وکھت ان یطاع علیہ الناس مسلم فطرت صالحہ کے خلاف ہو یعنی تیرے دل کو برا لگے۔ اور تو اس کو برا سمجھے کہ لوگ اس سے واقف ہوں۔

۲۔ ان من خیارکم احسنکم اخلاقاً (بخاری)

۳۔ اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ (متمم میں سے زیادہ بزرگ نزدیک اللہ کے وہ شخص ہے جو زیادہ پرہیزگار (متقی) ہو۔)

صاف ظاہر ہے کہ نیکی اور گناہ دو متضاد امر ہیں نیکی حسن خلق ہے۔ اور بدی خلقی فضل انسان کو نہیں ہے وہی جو باغیا اخلاق و عبادات صالح اور زیادہ تقویٰ شعار ہو گویا اخلاق و عبادات آپس میں متحد ہیں اور یہی اخلاق و عبادات ہی انسان کے روحانی کمالات ہیں اور ان کی تکمیل سے انسان کی تکمیل ہوتی ہے اور ان میں ناقص رہنے سے آدمی ناقص رہتا ہے اسی لئے جو شخص اس روحانی تکمیل کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اور اسے چنداں ضروری نہیں جانتا۔ تو وہ صرف کوساٹی میں رہنے کے ناقابل نہیں بلکہ بتر از حیوان ہے ان ہمہ الامکا لا فکھم بل اصل سبب لہ فرقان ۴۴ وہ گروہ مثل چوایوں کے ہے بلکہ گمراہ تر ہے۔ جو انسان نڈا ندہ بجز خورد و خواب نہ گذارے فضیلت بود برد و اب، اور بیل شیراز رجنے خوب فرمایا ہے۔ قدم پیش نہ کر ملک بگدزی نہ کر اگر بازمانی زد و کتری

ضرورت مذہب یہ امر تحقیق ہے کہ سب اخلاق و عبادات یعنی ساری روحانی طاقتوں کا انحصار مذہب پر ہے۔ آدمی کو روحانیت میں کمال حاصل کرنے کیلئے یہ اختیار اختیار کرنا ضروری ہے۔ چارہ نہیں خصوصیت کے ساتھ عبادات اور غفلت میں اپنے معبود کے ساتھ تعلق، طہن و لوازم عبادات، جب تک ان کو

پوری پوری واقفیت نہ ہوگی تو ان کا انجام پانچویں شکل ہو جائیگا چوبائیکہ حصول کمال سے بہرہ ور ہونے خالق کے مرامات آداب تعلیم کے علاوہ اپنی بنی نوع کے ساتھ تعلقات معاشرت حقوق ذاتی عرض جملہ منازل حاش و معاد میں بوجہ احسن پورا کرنے اپنی زندگی کو کلیتہاً بنانے روحانیت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہونے بلکہ انسان کو صحیح طور پر شرف انسانیت کے حاصل کرنے کے لئے جو طریقہ اختیار کرنا چاہیگا وہ خطیم الشان شاہراہ مذہب ہے اور اسی لئے مذہب کی ضرورت جملہ ضروریات و عوارض سے مقدم اور اہم تر ہوا مسلمات ہے۔

مذہب کیا ہے؟ مذہب بطور ایک مسلک و طریقہ راستہ ہے جسے آدمی اپنی سمجھ کے مطابق صحیح اور درست سمجھ کر طلب نجات کے لئے اس پر گامزن ہوتا ہے خصوصاً دنیاویات کے متعلقہ جملہ امور میں اسکی پابندی کو باعث کامیابی جانتا اور مانتا ہے۔ اصطلاحاً اسے مذہب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے مذہب کی تعریف میں ایک محقق مسیحی کا یہ قول بہت معتبر ہے۔

مذہب ایک ایسی طاقت ہے جو اپنے پیروں میں ترقی کی روح بھونکتی اور افراد کی روحانی زندگی کے لئے ایک لازوال قوت محرکہ ثابت ہوتی ہے ہم ملکی ورزش اور کھرت سے اپنے اعصاب و عضلات کو مضبوط بنا سکتے اور جسمی صحت و استقلال سے دستہ پائیدار (Endurance) کا ساجم حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر روحانی قوت کا نشو و نما ان طریقوں سے حاصل نہیں ہو سکتا اس کے لئے ایک روحانی قوت کا موجود ہونا لازمی ہے جو انسان کے رگ و پے میں سرایت کر جائے۔ اور اس کو روحانی حیثیت سے ایک ایسی شاندار ترقی دے کہ مادی طاقتیں اس کے سامنے بیکار محض ثابت ہوں۔ (خدا صفا)

مذہب عالم بلاشبہ مذہب کی ضرورت اور اس کے فضائل کا تفصیلی تذکرہ اس تعریف میں بت خوبی ہو سکتا کہ مذہب عالم دنیائے کبر کے لئے ہے۔ یہ مذہب موجودہ دنیا کی تمدن و تہذیب کی بنیاد پر ہے اور قطع نظر مذہب عالم کے بڑے بڑے مذاہب کے پیروں کی ناز و نود و منواریں میں بقول انبیاء اس طرح پر ہے

کدرا) بدھ مذہب کے پیرو ۵ کروڑ
 ۱۴ عیسائی ۵۴ کروڑ
 ۱۳ مسلمان ۳۴ کروڑ (جدید اکتشافات سے صحیح تعداد متدرجہ کر کے قریب معلوم ہوتی ہے)۔
 ۱۲ ہندو ۲۲ کروڑ

اول تو اس تعداد میں اس بات کا بلاو کرنا کہ یہ تعداد خالی از کمی بیشی ہے۔ جب تک کہ ہم یہ کہیں کہ دنیا کے مذہب کے پیروں کی تعداد کا صحیح اندازہ بڑے اتمام کام ہے دوسرے بعض واقعات یہ اندازہ سے محض تخمینہ ہوتے ہیں جسکے باعث ان کے وقت بہت گطانی ہے۔ خبر اصل یہ ہے کہ مذہب کا وجود اس بات کی زبردست ثبوت ہے کہ روحانی تکمیل ایک ایسا ضروری اور متمم الشان امر انسانی نشو و نما سے مسلم ہو چکا ہے جس میں کسی شگ رب کو ذہن گنجائش نہیں، لاندھی اور درہت محض خیال باطل اور نفس پرست سے کچھ زیادہ واقع نہیں اور یہ صرف شیطنت ہی ہے۔ گو دنیا کے مذہب کو عروج اور زوال کا سامنا ہوا۔ ان میں باعتبار اصول و عقائد

اختلاف بھی ہے۔ لیکن خلاصہ کے طور پر یہ مذاہب درحصول نیکی اور ترک گناہ کے حق میں ہیں جن سے ان کا ابتداء یعنی برصداً
مواضع ہوتا ہے۔ خواہ بعد کے آنے والے زمانے میں اس میں کسی قدر تراش خراش پیدا بھی ہو گئی ہو۔ اور اسے اپنے اصلی مرکز سے
ہٹا کر کچھ اور بنا دیا گیا ہو۔

کسی مذہب میں صداقت کی جانچ کرنا چاہو تو اسے اصولِ فطرت پر کھنسنے سے آسانی معلوم ہو جائے گی کیونکہ اس کی عمر و مثال
وہ مذاہب ہیں جو باطلی معرور ہو چکے ہیں جب ان کا مقابلہ فطرتِ انسانی کے ساتھ ہوا۔ اور وہ مذہب جو خلاف فطرت تھا جلد
یا بدیراً خطا طے کر گئے ہیں جاگرا۔ اور منزل کے انتہائی مراحل پر جا کر اس کا ماتمک مٹ گیا بقائے دوام کا سہرا اسی مذہب کے سر
پر رہتا ہے جس کی تعلیم و تلقین فطرت کے مطابق ہوتی ہے انسان خود بخود اس کی جانب کھینچے جاتے ہیں اور فوج و فوج گروہ گروہ
اس کی دعوت حق کو لبیک دیکارتے ہوئے اخلاص کی گرو میں جھکا دیتے ہیں اور یہی سلسلہ لگا کر قائم رہتا ہے خواہ اس کی پشتپاں
مادہ کی طاقت ہو۔ یا نہ ہو۔ تاریخِ عالم میں صدائیں اٹھیں اس کی موجودگی میں اور اہل بصیرت اس سے بخوبی آگاہ ہیں۔

چونکہ انسانی زندگی کے جملہ منازل میں اہم تر مراحل انتخابِ مذہب ہی ہے اور لاشکِ مذہب ہی کے ساتھ اس کے جملہ امور و عبادت
و عبادت کا دار و مدار ہے اور مذاہبِ عالم میں سے کوئی مذہب بھی انسان کو سچائی چھوڑ دینے کی تعلیم کا مدار و معاون نہیں بلکہ کم و بیش
سب مذہب اُسے نیکی اور سچائی کی راہ دکھاتے ہیں اور آج کے سبھی اس بات کے ماننے سے ذرا ہمت و تحمل نہیں کہ اطمینانِ قلب
خلوص، ترک گناہ بدوں پابندیِ مذہب حاصل ہونا فطری ناممکن ہے تمام روحانی خوبیاں اور برکتیں محض مذہب ہی کے طفیل ہیں۔

تو اب یہ کیسا صاف یہ ہے کہ موجودہ تمام مذاہبِ عالم کا احترام ملحوظ رکھتے ہوئے سب سے نمایاں وہ کوہِ نسا
مذہب ہے جو تمام کا تمام فطرتِ انسانی کے عین مطابق اور موافق ہے، دینی، دنیاوی فوائد کا جامع،

مذہبِ اسلام

تکمیلِ روحانیت میں کامل المکل کرنے والا، بالکل آسان جس کی تعلیم اور برکت کسی قوم و زمانہ کے ساتھ مخصوص و تنقید نہیں، بلکہ
عام طور پر باقی تمام دنیا بشرِ شمس کے لئے آسان اور نفع بخش ہے۔ انصاف اور عور سے اس بات کو جانچ کیا جائے اور تمام پہلوؤں پر
محققانہ نظر ڈالی جائے تو اس تمام مطالب کو پورا کرنے والا برکتوں کو عام کرنے والا خدا کے برحق کی طرف سے سچی ہدایت پہنچانے
والا سچا اور صحیح مذہب اسلام ہی ہے، اس کا منجانب اللہ و ہوا اس کی صداقت کا بہترین اور بین ثبوت ہے۔ جو اپنی غنیمتِ ہدایت
و تعلیم کے ساتھ اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے کہ لا الہ الا اللہ، بدوں خدا کے واحد کوئی معبود قابلِ عبادت نہیں، لاکھوں سال
اور کروڑوں فضائل اسی ایک کلمہ طیبہ میں مضمر ہیں، یہی وجہ ہے کہ اسلام ہر زمانہ میں اسی بے مثل خوبی کے باعث ہر دغیر رہا
طرفیہ کہ اس کے مخالف اس کی صداقت کے قائل ہیں۔ برخلاف اس کے دوسرے مذاہبِ عالم اس وقت تک

۱۔ اپنی بقا کے لئے اپنے مبلغین اور وعظمین کی کارگزاری کے بہت ہی زمین منت ہیں۔

۲۔ نیز ان کی سرپرستی دنیا کی زبردست حکومتیں کرتی رہتی ہیں۔

۳۔ ان کی نشر و شاعت میں روپیہ بانی کی طرح ہمایا جاتا ہے۔

لیکن بھڑکھی انہیں وہ استحکام و وقف نصیب نہیں جو اسلام کو حاصل ہے اس کا اصلی راز یہ ہے کہ
(۱) اسلام کا محافظ خود حق سبحانہ تم ہے جس کی جانب سے یہ نازل ہوا۔

(۲) اسلام اپنی صداقت کے باعث پست سے پست قوموں کو قدر و کثرت سے نکال کر ترقی کے معراج کمال پر پہنچانے میں اپنی
نظیر آپ ہے۔ اور اس کی سچی تعلیم کی بنیاد ایمانیات یعنی احکام خدا اور احکام رسول پر مبنی ہے۔

(۳) اسلام ان روحانی کمالات کا معدن ہے جن کی گرد کے سٹنے مادی متاع و نقد و جنس خفیر اور بے وقف میں
غرض یہ اسندالال میں جن پر قائم نہیں بلکہ واقع ہے کہ اسلام اپنے مخصوص برکات کے ساتھ قلوب خلافت کو بے لاد
غیر اپنی طرف کھینچ رہا ہے چونکہ یہ مذہب حق ہے اور لاشک حق ہے غالب رہنے والا ہے اس لئے اسلام ہی غالب ہو گا
علاوہ ازیں اس میں ایسی مخصوص صفات ہیں جو اس کی توقیت اور صداقت کی ہنبریں شہادت ہیں اور اسے دوسرے لئے متماثل کرنے
میں تلک عشرہ کاملہ (وہ مثل امور یہ ہیں)

(۱) اپنی بے نظیر سچی تعلیم (شریعت) کے لحاظ سے

(۲) قرآن مقدس کے معجزہ ہونے اور اس کی صداقت پر شہادہ ہونے کے باعث

(۳) بنی آخر الزمان کی لاثانی مقدس سنی جس کے متعلق کتب قدیمہ کی شہادت موجود ہیں)

(۴) اپنی قدامت سے (زمانہ ابوالعزیز قوی۔ ابراہیم موسیٰ عیسیٰ علیہم السلام سے گودنا وقتاً و شرعاً میں ترمیم و تنسیخ ہونی ہی سگرا بقرآن
مجید کے نزول کے وقت سے اسلام کی تکمیل ہو گئی۔)

(۵) حقوق مساوات و آزادی کا احاطہ کرنا بلکہ انجست تک دنیا کا کوئی مذہب اسلام کی سی مساوات کا روادار نہیں۔

(۶) جمہوریت اور اجتماعی مفاد قائم کرنا۔ (عبادات میں بھی اس اصول کو استعمال کیا گیا مثلاً حجہ۔ جماعات۔ حدین۔ حج)

(۷) ذاتیات مابعد الموت اور علوم مخفیہ کا اظہار و انکشاف،

(۸) اعلیٰ اور عملی نوعیں جو دیگر مذاہب میں متفرق طور پر ہیں اسلام جامعیت کے ساتھ رکھتا ہے گویا مذاہب کی مجتمع نوعیں
رکھنے کے لحاظ سے اسلام جامع المذاہب ہے۔

(۹) اسلام کا استحکام اپنی خدا داد طاقت کے ساتھ ہونا۔

(۱۰) بیوجہ عامہ کے آسان و سائل لحاظ مرقوم ملت مہیا کرنا تحصیل فضل و کمال کیلئے بنیاد پر اطمینان

۱۔ صداقت اسلام پر شہادتیں
یہ دلائل جن عنوانوں کے تحت میں لکھے گئے ہیں ان کی توضیح کے
لئے ایک علیحدہ مستقل تصنیف کی ضرورت ہے جو یہاں مختصر ہے

سو چونکہ شہادتیں بطور نمونہ پیش کر دینا عالیٰ از منفعت نہیں جس سے غفلت اس پاک مذہب اسلام اور بنی آخر الزمان علیہ وعلی آلہ
الصلوٰۃ والسلام اور قرآن مقدس کا بردست ثبوت مل سکے۔ اور ناظر کے لئے سرید اطمینان قلب کا موجب بنے۔

۱۱) توہین سے

کوہِ خاران کی چوٹیوں پر ایک ایسا شخص پیدا ہو گا کہ جس کا ماتھے پر بائبل کا نقش ہے اور اس شخص سے مراد نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ اللہ لال بائبل کی تشریحات سے ناخوش ہے۔

۱۲) اچھل سے

”میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رکھ کر تم سے کہیں لیکن مددگار نبی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلے گا۔“
.....
اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے کہ جب آجائے تو تم یقین کرو اور اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں کرؤں گا کیونکہ تمہارا زمانہ آج ہی آج ہے اس کا کچھ تمہیں (یوحنا باب ۱۰ آیت ۲۵-۳۰)

لیکن جب مددگار آ گیا جبکہ میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجا گیا یعنی سچائی کا روح جو آپ کی طرف سے نکلتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔ (یوحنا باب ۱۵ آیت ۲۶)

لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا باپ تمہارے لئے قتل شدہ مندر ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار نہ ملے گا۔ پس نہ آئیگا۔
لیکن اگر جاؤں گا۔ تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا (یوحنا باب ۱۶ آیت ۷)

۱۳) ترہور سے

(۴) مبارک ہے میں جو تیرے گھر رہتا ہوں۔ وہ ساری تیری ستائش کو سنے (سلاہ)
(۵) مبارک وہ انسان جس میں قوتِ ختم سے ہے۔ ان کے دل میں تیری راہیں ہیں۔
(۶) بچہ کی وادی میں گزرتے ہیں اُسے ایک کنواں ملتا ہے یہی حیات اُسے برکتوں سے ڈھانپ لیتی (زبور ۶۴)

۱۴) برانوں سے

پوچھو آما سنگرام کے بازو اسکا اور چھٹے کانڈ میں مہاراجہ جی لکھتے ہیں اور یہ پوچھی داخل اٹھالہ پر انوں میں پہلو گوسائیں جی نے تیرا رتہ (اس کا بھاکا زبان میں کیا ہے جو حاشیہ پر اس پوچھی کے چھپا ہوا ہے۔“

۱۔ مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۲۔ مراد حضرت ختم المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۳۔ مراد عیسیٰ علیہ السلام ۴۔ مراد حضرت نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۵۔ اس درس علی کی عبارت سے مراد یہاں اللہ ہے بلکہ اسے مراد مکہ ہے جو مکرانِ بحیرہ میں ہی اٹھالہ سے وارہا ہے جبکہ مبارک (مہاراجہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہ تو براؤز و قرآن میں کہ کو کفر ملایا گیا۔ اور دس دس عیسائیوں کو اس سے مراد چاہہ ذمہ اور دس عیسائی جو دس علی کی توفیق سے مراد سائیں بیت حرام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے تابعین ہیں۔ رضی اللہ عنہم ۶۔

(پچو پائی)

۱۔ یاں نہ بکچہ بات کچھ را کھون وید پران سنت مت بھا کون
 ۲۔ پرکھ ہنس دس سندرم ہوئی تہ کے بعد نہ پائے کوئی
 ۳۔ دیس عرب پیرک نسا سومائی سوتل بھوم گت سنو گکرائی
 ۴۔ سمجھو سمیت تاکھر ہوئی سندرم رام اولیس تہتہ سوئی
 ۵۔ سمت بکرم کے دوہ انگا مہاں کوک انس حیت رنگا

ترجمہ

۱۔ بھٹائی گڑجی سے کہتے ہیں کہ اب یہ کسی کی طرف داری نہیں کروں گا، وید - پران اور نبرگان دین نے جو فرمایا ہے بیان کروں گا
 ۲۔ اب سے دس ہزار برس تک سندرم یعنی ولایت عوام میں رہیگی اس کے بعد یہ مرتبہ کسی کو ملے گا تہ ذرہ کے لئے ملک
 ۳۔ عرب ہنبرا اور اچھتی سرزمین ہے۔ ۴۔ اس ملک میں ایک خطہ عیارب غرائب یعنی حاملِ محجرات پیدا ہوگا۔ اور وہی شخص منجانب اللہ
 ۵۔ ولی ہوگا۔ ۵۔ اس ولی کے ظہور کے وقت ساتویں صدی ہوگی (چنانچہ ظہور نبی آخر الزمان مسلم سالوں میں ہوا)

اس کے بعد بائی اسلام علی الصلوٰۃ والسلام کی دوسرے اشعار میں بہت زیادہ تشریف و توصیف لکھی ہے جنہیں ہم طوالت سے بچنے کے خیال سے چھوٹے کرتے ہیں اس کے آگے پچو پائی ذیل تحریر فرمائی ہے۔

(پچو پائی)

۱۔ اس حتر سندرم ست چاری ملن کر بیس ہو لی ہو بھاری
 ۲۔ نگم انگم ہوئی تیج اپارا نبی ابا او منت محبہارا
 ۳۔ تب لگ جو سندرم جے کوئی بنا محمد پار نہ ہوئی

ترجمہ

۱۔ اس اللہ تعالیٰ کے ولی کے چار عقلمند ولی اللہ خلفاء ہونگے انہیں چاروں خلفاء سے دین کا عظیم الشان سلسلہ جاری ہوگا
 ۲۔ اس شعر میں شانِ مذہب کی تشریف ہے ۳۔ جو شخص اس مذہب حق کے دورِ دورہ میں ترقی اور خدامتِ سائی کا طالب ہوگا تو
 ۴۔ بلاوسطہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے آگے چند چو پائیں میں مذہب اسلام کی تشریف لکھی گئی ہے اور فرمایا ہے

(پچو پائی)

۱۔ ایک سس او پنج ب مدھ منگل ابریک اس زمانہ جان کریں شجی من کرتیک

۱۔ سوہنا جگمگت نہ پاویں سرور کراس وید بکھائیں
۲۔ تب ہوسے نہک لنگ اتارا مہدی کہن سگل سنسارا
۳۔ سندرم تہ ماں نہیں ہوئی تلکسی بچن ست گونی
(نمر جہمہ)

عاجہ انسان پندرہ صدی تک اس شریعت پر کاربند ہوئے ۷۔ وہ فانی البقا کا تہ حاصل کرینگے ویداسی ام کو بار بار دھرا رہا ہے۔
۸۔ پندرہ سو برس کے بعد نہک لنگ اتار دیا جائے تمام تمدنی کھینکے ۷۔ اس وقت ولایت نہیں ہوگی تلکسی اس جی ٹھیک ٹھیک
کہتے ہیں۔ (ر نقل از شفق فیض شیخ خیاں علی شاہ جواہر زمیں دار، اریح الاول ۱۳۲۱ھ)

(۹) **یوک شاستر سے (سچے مذہب کی علامت)**

”مہارت یعنی ست دھرم وہی ہے جو ب جانتیوں (یعنی نبی نوع انسان کے مختلف گروہوں) میں تمام ملکوں میں لکھیا
رہا نہ میں اور ب یوموں میں جلپت ہو سکے اور ایسے ہی دھرم کا پالن کرنا انسان کے واسطے ضروری ہے“
ظاہر ہے کہ یہ خوبیاں مذہب اسلام پر صادق آتی ہیں کسی دوسرے مذہب پر ایسی طرح نہیں۔

(۱۰) **مشہور عالمان یورپ کی رائے اسلام و قرآن پر**

(۱۱) قرآن حکیم کے احکام اس قدر مطابق عقل و حکمت واقع ہوئے ہیں کہ انسان اگر اسے شیعہ نصیرت سے دیکھے تو وہ
ایک پاکیزہ زندگی کر سکتا ہے شریعت اسلام ایک نہایت اعلیٰ درجہ کے احکام و تعلیم کا مجموعہ ہے (انسائیکلو پیڈیا بریٹیکا)
(۱۲) میرے نزدیک قرآن کریم کے تمام معانی میں سچائی کا جوہر جو ہے یہ کتاب ہے اول اور سب سے آخر جو عمدگیان ہو
سکتی ہیں اپنے اندر رکھتی ہے، بلکہ دراصل ہر قسم کی توصیف صرف اسی سے ہو سکتی ہے۔ (کارائل)

(۱۳) قرآن کریم کے مضامین سچائی کی طرح دل میں اترنے والے ہیں قرآنی تعلیم ہر جہت پر نور کرتے ہیں وہ زیادہ اپنی طرف مٹھتی
ہے بلا شک یہ عجیب کتاب ہے جو دلوں کی اصلاح کر سکتی ہے (سٹی۔ ایس۔ دیون شہنشاہی عالم کواریٹی یونیورسٹی لاہور ۱۹۶۶ء)
(۱۴) قرآن جس کو خدا تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر انسانوں کی رہنمائی کے لئے نازل کیا ہے، ٹھیک ایک
روشن اور چمکتی کتاب ہے۔ اس کی انتہا حکمت کو ایک بین سمجھ نہا جاتا ہے (مشہور فریج ڈاکٹر لاری سوان)
(۱۵) قرآن کی اصلاحی تعلیم بالکل خالص ہے اور جو شخص اپنی طرح اس پر کاربند ہو۔ وہ نیک زندگی بسر کر سکتا ہے
(۱۶) **ہمہما تامل گامی کی رائے** ”اسلام سچا مذہب ہے“

اسلام اپنے آج و اقبال کے زمانہ میں متعصب اور تنگدل نہیں تھا ساری دنیا اس کی عزت کرتی تھی جب لوہ پتہ
انڈیا چھایا تو آغا تھانہ تو مشرق کے افق پر ایک روشن ستارہ طلوع ہوا اور اس نے اس دنیا کو آرام اور روشنی سے
آباد کر دیا۔ جو نصیحتوں سے تباہ اور گناہوں سے تاریک ہو رہی تھی،

رسولِ غزنی

(از مخزن نور سلطانہ دارالکتاب برقیہ پبلیشنگز صاحب سلیم (صہیر روی) لاہور)

جہاں میں نور نرداں بہر الطاف عمیم آیا
محمد مصطفیٰ آیا۔ کریم آیا۔ رحیم آیا
گہر ملکِ سالت کے تھے پہلے انبیاء اکین
حبیب اللہ نے جسکو کہا ایسا نبی ہرگز
قد و زلف و دہان یک کی تعریف میں بیشک
بنی عرش کے طور جیسے نور کی خاطر
مٹانی کفر کی ظلمت سراج ایسا منیر آیا
بنا اسلام کی قائم ہوئی جس کے اشاروں پر
لقب احمیٰ نے مستغنی کیا استاد سے لیکن
روزی حق کو سمجھا اور سمجھایا باسانی
نہ فوق الفقہ فخری کے نمایاں قول میں ہو کچھ
نہ گہائے نوازش سے رہے کوئی تہی دامن
مصائب میں بھی شانِ علمی و ائمہ رہی قائم
سعادت ہو گئی دایں کی اس شخص کو حاصل

کہ گلازِ نبوت سے گلِ رحمت شمیم آیا
بشیر آیا نذرِ قسیم آیا۔ و سیم آیا
درخشاں اور تاباں سے کیا یہ درِ یتیم آیا
نہ آئینگانہ اس سے پہلے باللہ العظیم آیا
کلام اللہ میں یک جا الف لام اور میم آیا
صداقت زندہ کرنے کے لئے ایسا کلیم آیا
مرضیانِ جہالت کے لئے جاذبِ حکیم آیا
وہ فزانہ لگانا یا عقیل آیا قہیم آیا
جو تھا علمِ خدا سے بہرہ یاب ایسا علیم آیا
ازل سے لے کے وہ خیر البشر طبع سلیم آیا
وہ یر تاجِ اطہر میں کر خود ہی کلیم آیا
وہ خوش خلق اور خوش نواز پے لطف عظیم آیا
ہند جس کی نظیر عالم میں ایسا وہ حکیم آیا
نبی کی بارگاہ میں جو بہ اخلاص صمیم آیا

الخت

(زا جور، فاروقی میلانوی)

اک نظر سے حل عقدہ پچاں کرو نور ایمان سے مسلم کو درخشاں کرو
ششہ ظلم کا کوئی بھی سماں کرو مجتمع من میں اقوام پریشاں کرو
خندہ زن غیر میں آج مسلمانوں پر جلوہ رخ سے اندیشہ دہن پریشاں کرو
سم سے تم کو ان کیا بیکار مان گیا پھر ہمیں مارا گر پہلے مسلمان کرو
نہم میں ہیں اگر خواب گراں جاں نشہ اترے نہ کاجھی نہ کوئی ناں کرو

چرخ اسلام کچھ کہتاں کرو جرح اسلام کچھ کہتاں کرو
عشقِ ملت میں مجھے نالہ شہاں کرو غلبہ غفلت سے مسلمان کو جگاں کرو
نغمہ توحید سناؤں مجھے سکاں کرو ہونے میں اپنی ہی تخریب کے چرچے کرو
عے ملت کو پلاؤں ساتی خم ایمان نبوں قوم کو زندہ کروں عیسے دوراں کرو

مشرقی فتنہ

(مولانا سید سلیمان صاحب ندوی مدظلہ العالی)

۳۰ ستمبر ۱۹۴۹ء کے ”زینداد“ میں تبصرہ برسرِ ذکر کے زیرِ عنوان مولانا سید سلیمان صاحب ندوی مدظلہ العالی کا ایک مفہوم شائع ہوا تھا۔ اس مضمون میں مختصر تہذیب..... کے بعد مولانا موصوف تحریر فرماتے ہیں:-

پنجاب کی وسعت مشرب آگے بڑھ کر اہل القرآن اور امت مسلمہ کا قور زندہ ہوا ہے۔ جو انبیاء و صحابہ کو بھی (معاذ اللہ) نادان و نا فہم بنا رہا ہے۔ اور چودہ سو برس کے عمل متواتر اور علم یقین کو خرافات کر رہا ہے۔ مزارِ شریک نبوت کا خاکہ اڑا رہی ہے اب ایک مشرقی نژاد امر میں پیدا ہوئے ہیں جو عقائد قلب اور ایمانیات سے قطع نظر صرف چند اعمال تنظیم، اطاعت اور تحصیل علوم و غیرہ کو اسلام صحیح و کامل بناتے ہیں اور انھیں کی ایسی تاویل کرتے ہیں جس سے نماز و روزہ کی بھی تکلیف نہیں رہتی۔ اٹالہ

تذکرہ مشرقی صاحب نے جو مشرقی و مغربی دونوں علوم میں ”علامہ“ ہیں۔ اپنے اختلاف کی تشریح میں ”تذکرہ“ نام ایک کتاب کی پہلی جلد بہت دھوم دھام اور تزک و احتشام سے شائع کی ہے اور دھمکی دی ہے کہ یہ کتاب دس جلدوں میں لکھوں گا بشرط میں ڈیڑھ صفحوں کا عربی مقدمہ ہے جس کی زبان نہایت غلط اور صحیحہ انگریزی ہے معلوم نہیں کہ جب عربی نثر و تقریر نفی۔ تو اس میں لکھنے کی حاجت کیا تھی۔ اور صفحات بھی خاصے ضخیم میں غل اس کی پی سیار کے کئی سونھنٹ ہیں سگریا رہے زیادہ تر غیر مفہوم، مکر اور خوشو وراڈ سے پریموئی ہی بات کو صفحوں میں ادا کیا ہے۔

ترقیہ حریّت مشرقی صاحب کی تحقیقات عالیہ کا ایک نیا سنگوہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں سے جس حنت کا وعدہ کیا ہے اور جس دوزخ کی وعید کی ہے ان سے مقصود اسی دنیا کی حنت اور اسی دنیا کی دوزخ ہے، ترقی، اصلاح سلطنت اور حکومت یہ تو یہاں کی حنت کی ہے اور تشریل غربت و غلشی یہ یہاں کی دوزخ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس دنیا کے فوائد اور نقصانات بھی ہمارے اعمال کے نتائج اور عواقب ہو سکتے ہیں اور قرآن پاک میں اس کی تصریحات ہیں مگر اس کے بمعنی نہیں کہ قرآن پاک کی صریح تحریف کر کے ہم یہ عقیدہ ثابت کریں کہ حنت و دوزخ کے وہ تمام اوصاف جو قرآن پاک میں آخرت میں اور بعید حنت کے واقعات کی حیثیت سے مذکور ہیں وہ اسی دنیا میں ہیں اور وہ سب ہیں موجود ہیں۔

اگر ہمیں یہ حنت ہوتی۔ تو صحابہ کرامؓ اپنی جانیں دیکر کیا اس کو کھوئے یا پاتے؟ جب انسان نے آنکھیں بند کر لیں تو اس دنیا کی حنت اُس کے کیا کام آ سکتی ہے۔ جبکہ حصول کے لئے وہ بھی وکوشش کرنے اعمال انسانی میں خلوص اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک ابدالموت کی سزا و جزا اس کو یقین کامل نہ ہو۔ چودہ سو برس سے مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے اور آج اس کے خلاف ایک مغربی القیام مشرقی کی زبان سے آواز بلند ہوئی ہے۔

یورپ کے اثرات

اصل یہ ہے کہ ہم اہل ایشیا یورپ کی قوت و طاقت سلطنت و حکومت اور عیش و آرام سے اس قدر معزوب اور بوجہ ہو گئے ہیں کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ہم کیوں کر ان کو حاصل کریں اور سمجھنے لگے ہیں کہ یہی ان کی جنت اونی ہے۔ مضبوط سلطنت و منبع نعمت آراستہ مکانات خوبصورت سامان قیمتی لباس امیرانہ سواریاں لذیذ الوان نعمت ہی اصل چیز ہیں انہیں حاصل کرنے کے لئے ہم ہر قرآن نازل کیا گیا ہے نمازیں فرض کی گئی ہیں روزے واجب ہوئے ہیں اعمال نیک کی تاکید کی گئی ہے۔ یہ اگر نہیں کوچھ نہیں۔ افسوس ہے ان پر جو فانی کی تلاش میں باقی کو بھول جاتے ہیں۔

ہمیں اس سے انکار نہیں اور نہ اس سے کسی مسلمان کو انکار ہو سکتا ہے کہ تعلیمات قرآنی پر صحیح طور پر عمل کرنے سے اس دنیا کی نیکیوں کے ساتھ ہم کو اس دنیا کی نیکیاں بھی مل سکیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہی دنیاوی زندگی تمام زندگی ہے اور اسی عیش و آرام کے لئے سب کچھ کرنا چاہئے۔ فانی خوف کون

مطیع وکیل کا تعاون
علی الاثم والعدوان

یہ کتاب مطیع روزنامہ وکیل اترس میں بہت حسن و خوبی کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ ایک ماہ نقلاً کہ وکیل اترس اور اس کا مطبع پنجاب میں اسلام کے صدق و حقیقت کے داعی تھے آج یہ کیا ہے کہ چھاپائی کے چند روپوں کے منافع کے لئے اسی گمراہ کن کتاب جس کے نتائج خدا جانے مسلمانوں میں کیا کیا پیدا ہو گئے چھاپ دی جاتی ہے وَلَا تَخَافُوا عَلٰی الْاَثَمِ وَالْعُدْوَانِ رگناہ اور ظلم پر ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرہ کا یہی مطلب ہے۔

اما التزیم فی سبب جہلاء اسلام کی سیرہ صد سالہ زندگی میں سینکڑوں باطل فرشتے پیدا ہوئے ہیں جن کے ناموں کی تفصیل سے کتب مل و دخل بھری پڑی ہیں ان کے مافی مصنف تذکرہ سے بھی زیادہ اپنے وقت کے حکیم اور فلسفی تھے مگر آج اموں کے سوا ان کے کاموں کا کوئی حصہ اور ان کا کوئی عملی وجود باقی نہیں۔ اسی طرح ہم بنیاد سب بھی اس سے زیادہ ثابت نہ ہو گا کہ قدرت کی سطح پر حجاب اما الزہد فی مذہب جہلاء۔

مسلمان اہل یورپ ہیں اور ہاں اس جدید فوج مشرقی کی ایک نئی تحقیق اور بھی قابل ذکر ہے اس کو سب سے ثابت کیا ہے کہ اصلی مسلمان اہل یورپ ہیں جن میں قومی ہمدردی بحقیق علوم کا شوق اور حسن تمدن وغیرہ وہ تمام اصول عیش و آرام کے لئے ہیں۔ جو دنیاوی ترقی کے لئے ضروری ہیں اور جو اصل اسلام میں باقی جن قوموں میں یہ رسمی اسلام یعنی صرف توحید وغیرہ باقیات اور ظاہری اعمال نماز روزہ وغیرہ کا وجود ہے یہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہیں۔

طہ علماء کے خلاف اس کتاب میں سب سے زیادہ غیظ و غضب کا اظہار طبقہ علماء کو کیا گیا ہے اور ان کو اظہار غیظ و غضب عرب اور عمل شیعہ کا مور و قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ شاید اس لئے کہ بانی مشرقیت کو اگر اپنے جھوٹے دعویٰ کی تائید کا خوف تھا تو اسی جماعت حقہ سے۔

مشرقی صاحب سے ایک سوال مشرقی صاحب سے سوال یہ ہے کہ آپ اصول عشرہ کو اصل

اسلام جانتے ہیں کیا وہ ایمانیات اور عبادات اور دیگر اعمال صالحہ کے ساتھ جمع ہو سکتے ہیں؟ اگر ہو سکتے ہیں تو ان کی نفی و انکار کی حاجت کیا تھی؟ اگر جمع نہیں ہو سکتے تو مسلمانوں کی اس ترقی و سعادت کے عہد میں جس کو آپ سعادت و ترقی سمجھتے ہیں کیا مسلمان ایمانیات و عبادات و اعمال صالحہ سے خالی تھے؟

مشرق کی صاحب کی منطق بات یہ ہے کہ اس مشرقیت کی ایجاد نامہ ترقی موجودہ یورپ کو سامنے دھک کی گئی ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ اہل یورپ آج تمام دلیا میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ اور دولت مند اقوام ہیں۔ باقی ہمہ وہ ایمان کے لحاظ سے تمام ترقی اور عمل کے لحاظ سے ذاتی اعمال صالحہ اور عبادات سے خالی ہیں۔ تاہم ان کی ترقی، متول عیش کوئی غرض جنت ارضی کے حصول میں یہ چیزیں ان کی خارج نہیں۔ اس کا سبب ان کو یہ نظر آیا کہ اس ایمانی و عملی الحاح کے باوجود ان میں چند باتیں عموماً پائی جاتی ہیں۔ یعنی یہ کہ ان میں باہمی محبت، اطاعتِ توحیدی سائنس اور حکمیات و غیرہ علوم کا شوق اور بعض اصول ان میں پائے جاتے ہیں۔ اس سے ثبات ہوا کہ یہی خدایہ اصول اسلام کے افادات ہیں۔ باقی پرچ!

اس منطق کا دوسرا پہلو اگر یہ منطق صحیح ہے تو ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ چونکہ اہل یورپ کو پتہ یوں پختہ ہے، اور میٹ لگائے ہیں کہ توں کو چاہئے اور چاہتے ہیں، ازالہ انجاست کے بغیر جوڑ میں حاصل کرتے ہیں، منہ نہیں دھتے اذلت نہیں صاف کرنے کھانے کے بلکل نہیں کرتے کوچہ و بازار باغ و چین برقف و در پر ہر جگہ یا سوا اعمال میں مصروف پھر تے اور شرب میں مشغور رہتے ہیں۔ اپنے سے ضعیف، ذہم سے کمزور کیا اور بعد ہی ان کا نشیہ اور اپنی ماتحت اقوام سے غرور و تکبر اور اظہارِ فخر ان کا خلق ہے۔ روح و دل کے لئے ہر قسم کا حیلہ ذہن ان کے مال جائز ہے۔ اس بنا پر حسب اصول مشرقی معیام ہوا کہ یہی طرزِ لباس ہی طالعہ عمل ہی نمونہ اخلاق جوہر حکم نامہ اہل یورپ میں مساوی افکار آئے۔ ان کی ان ظاہری ترقیات کے اصلی اسباب ہیں جن کی تقلید ترقی خواہ مسلمان پر واجب ہے!

ہم نے جدید طبقہ تعلیم کے امینہ ایسی ہی افراد کو دیکھا لیکن یہ تو نظر نہیں آیا کہ وہ اپنے دنیاوی آقاؤں کے راہی ہم شایان ہو سکیں اور نہ یہ نظر آیا کہ انہوں نے محبتِ ارضی کی کیا کیا سعادتیں حاصل کیں۔ اور اس فردوسِ زمین کی کیا کیا نعمتیں ان کو ملیں ان سے زیادہ بڑھکر تو اس جنتِ ارضی کے مالک اور اس فردوسِ زمین کے وارث ہم نے بھی دیکھا کہ اگرچہ مسلمان آجروں کو لایا جو اس لحاظ قلبی و عملی سے تمام تر پاک و صاف ہیں۔

یونانی فلسفہ اور فرقہ باطنیہ کہتے ہیں کہ تاریخ اپنا آپ امادہ کرتی رہی ہے جس طرح یونانی فلسفہ حکمیت نے باطنیہ کو پیدا کیا تھا۔ آج بھیک اسی طرح یورپین فلسفہ و حکمیات جدید باطنیہ کو پیدا کر رہے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو مذہب میں اپنی تسلی نہ پا کر اس کے حدود و قیود کی تجربوں کو اپنے پاؤں سے کاٹنا چاہتے ہیں۔ مگر چونکہ تنہا اگر اس آزادی کی آب و ہوا میں آجائیں۔ تو پوسٹ بے کارواں کی مثل عداوت آتی ہے۔ اس لئے ایک جماعت کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے چنانچہ مشرق سے بھی ایک جماعت تیار کر لی گئی جس کا نام مذہبِ انکار ہی جماعت ہے۔ مشرقی ملحد باطنیہ قدیم کے نقش قدم پر چل کر مذہب کی

لئے ضرورت ہوئی۔ کہ مذہب کی آرا یکساں اور اس کے قالب میں اپنی اصلی روح کو چھپا کر دوسروں کو دعوت دیں اور کامیابی کا انتظار نہ کریں۔
یورپی فلسفہ اور باطنیہ تہذیب باطنیہ قدیم یعنی اسمعیلیہ باطنیہ ایران جدید یعنی بابیہ و بہائیہ اور باطنیہ تہذیب جن کا پس منظر کوئی عام نہیں یہ سب اسی ایک اصل کے فروع ہیں کہ اپنے اصل الحاد فلسفیانہ کو مذہب کے پردہ میں چھپا کر لائق کوفضالت و مگر اسی کی دعوت دیتے ہیں۔ کبھی نماز و صلوٰۃ کے معنی میں تشریف کی جاتی ہے۔ کہ اس سے مقصود محض امام و امیر کی اطاعت ہے۔ روزہ نام امام و امیر کے اسرار کی حفاظت کا ہے۔ زکوٰۃ نام امام و امیر کی مالی خدمت کا ہے۔ حج نام امام و امیر کے محل امامت کی زیارت کا ہے۔ انبیاء نے محض عوام کی خاطر مصلح کو پیش نظر رکھ کر اصل حقیقت کو ظاہر نہیں کیا۔ اور "مقدس جھوٹ" کے وہ ترکیب ہوئے روزہ اصل حقیقت وہی ہے جو افلاطون و ارسطو حکمائے زمانہ نے ظاہر کی ہے۔

مذہب کے افکار کے ساتھ ہی ان کے اعمال بھی ایک جادو کی سی نظر آتے ہیں۔

اگر دراصل مذہب کی یہی حقیقت ہے اور مذہب کے ظاہری قیود اس قدر بے معنی ہیں۔ اور ایسا نبی اسی درجہ فضول میں تو خدا قرآن کتاب الہی نبوت اور مذہب کا پردہ ہی کیوں رکھا جاتا ہے صاف صاف اور کھلم کھلا مٹھنہ شریف کی طرح الحاد بے دینی اور مذہب کی بیخ کنی ہی کا وعظ کیا جائے۔ آج مارون و مہدی یا ملک شاہ سنجر کی تلوار نہیں جس کا خوف کیا جائے۔ آزادی کا دور ہے مختب کا ڈرنیس۔ عدل برطانی کسی مذہب میں دخل انداز نہیں پھر تشر اور تفتید اور تبدیل بہت کی ضرورت کیا داعی ہے؟

بقیہ علہ آؤ لیکر اس جماعت میں دہشت زدہ اور الحاد کے جراثیم پیدا کر رہے۔ اور اپنے اس مقصد غیبت میں پنجاب کے بعض اسلامی اخبارات کی مدد سے ایک جنگ عارضی کامیابی حاصل کر چکا ہے۔

مولانا جس زمانہ میں یہ مضمون تحریر فرمایا تھا اس وقت ہندوستان کے باطنیہ کا بے شک کوئی خاص نام نہ تھا لیکن اب "مشرقی" خاکسار جماعت کے نام سے باطنیہ خیالات رکھنے والے لوگوں کو جمع کر رہے۔ جو بقول مولانا: "مذہب میں سلی نہ پا کر اسکے حدود و تنہد کی پیروی کو اپنے پاؤں سے کاٹنا چاہتے ہیں۔"

مولانا محمد یحییٰ صاحب کا اعلان حق

کچھ عرصہ سے مولانا ظہور احمد صاحب، و مولانا محمد یحییٰ صاحب کے درمیان بعض خانگی امور کی بنا پر کشیدگی چلی آتی تھی۔ اعلیٰ درجے اس کشیدگی کے متعلق طرح طرح کی غلط افواہیں مشہور کر رکھی تھیں۔ جدیدہ احتساب لاہور میں بھی کسی بیاطن منصفہ پر دار کا ایک گراں کن مراسلہ شائع ہوا تھا، آج ہم حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کی ایک دستخطی تحریر شائع کرتے ہیں۔ تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی کا امکان نہ رہے۔ پھر حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب سجادہ نشین سیال شریف کے قدم مبارک کی تحریک کردہ ہے اور اس پر مولانا محمد صاحب کے دستخط موجود ہیں۔ وہ مودہا

مولانا ظہور احمد صاحب کے متعلق خیانت قیود کے متعلق کسی شخص کو کوئی اعتراض نہیں بلکہ کامل وثوق کیا تھا کہ ہاں ہے کہ وہ اپنے معاملات میں نہایت دیانت والا نہ رویہ کیا تھا کام کر رہے ہیں عہدہ محمد یحییٰ گجڑی غفی عنہ واجب المرجع ۱۳۵۶ھ

عجائبات مرزا

(مولوی حبیب اللہ مبلغ خوب الا نصاب کے قلم سے)

فقیر مرزا ریڑ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی ۱۲۶۰ ہجری میں پیدا ہوئے تھے (دیکھو قادیانی رسالہ یو یو کف ریجنرہ جلد ۱۲ نمبر ۱۹۱۲ء ص ۱۵) آپ کے چار استاد تھے مولوی فضل الہی صاحب مولوی فضل احمد صاحب مولوی گل علی شاہ صاحب اور حکیم غلام مرتضیٰ صاحب۔ (کتاب السیرۃ ص ۲۸) آٹھ کا حاشیہ مرزا قادیانی محل تھا رتراق القلوب ص ۱) اس کی ماں کا نام چراغ بی بی تھا (سیرت المہدی حصہ اول ص ۱)

مرزا قادیانی نے سحیح مہدویت، نبوت و رسالت، کرشن، اذکار وغیرہ کے دعاوی کئے تھے۔ حالانکہ اس نے ماہ فروری ۱۹۶۱ء میں جو خط نوذر صاحب بہادر پنجاب کو لکھا تھا۔ اس میں انگریزی حکومت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے خاندان کو اور اپنے آپ کو ان کا خود کا شتمہ پورا لکھا تھا (دیکھو مجموعہ اشتہارات مسیح موعود جلد ۳ ص ۲۷۳۔ تبلیغ رسالت جلد ۷ ص ۱۹) ایسا شخص خدا کا رسول اور نبی نہیں ہو سکتا۔

رسالہ شمس الاسلام بحیرہ کے ناظرین کے لئے ذیل میں ایک نیا مضمون بعنوان ”عجائبات مرزا“ لکھا ہوں۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ اٰنِيبُ“

ملفوظات احمدیہ جلد اول از مدینہ منورہ لاہور ۱۳۷۳ھ ص ۳ پر ہے۔

”کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوکر چائے کی پیالی لایا جب قریب آیا تو غفلت سے پیالی آپ کے سر پر گر پڑی۔ آپ نے لکھتے محسوس کر کے زراتیر نظر سے غلام کی طرف دیکھا۔ غلام نے اسے سہ سے پڑھا اظہار العینۃ منکد امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا عظمت“

(نوٹ) میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پاء موجود تھی۔ اور کیا

امام حسین نے کبھی چائے پی تھی؟

ملفوظات احمدیہ جلد اول ص ۳ پر ہے ”حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیانی انبیاء کا ذکر قرآن میں نہیں کیا لہذا قصص کہ دیباہاں بھی سلسلہ محمدیہ میں درمیانی خلفاء کا نام نہیں لیا“ (نوٹ) حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلیمہ اللہ و روح اللہ کے درمیانی انبیاء کا ذکر قرآن شریف نے کیا ہے اور حضرت داؤد حضرت سلیمان حضرت ایسا حضرت الیع حضرت ذی الکفل حضرت غریز حضرت یونس حضرت ذکریا۔ حضرت یحییٰ علیہم السلام کا ذکر خیر قرآن مجید میں آیا ہے۔ اور یہ انبیاء حضرت کلیم اللہ اور حضرت عیسیٰ روح اللہ کے درمیان میں ہوئے ہیں۔

بنگش اور کلب علی کی سولہویں ملاقات

(از خان زادہ غلام احمد خان صاحب نگش)

کلب علی بنگش صاحب دیکھ میں برفاقت کلب عباس کلب حسین کلب رضا کلب حسن پانچ خدائیوں کے جو حقیقت

پانچ برادران کہ از یک نشتیم

در پنجہ دھر و پنج انگشتیم

پچوں فرد شویم در نظر ما عظیم

در جمع شویم بر دین ما شقیم

کے مصداق ہیں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ کو بچہ زور اقتیاد سے بولنا چاہیے۔ آپ کو غالباً معلوم نہ ہو گا کہ چھلے
دنوں شہر اولیڈی کے امام بارہ میں ہمارے مبلغ کھاتہ حسین لکھنوی کے پاس ایک سیالکوٹی نقوی بخاری بیٹھے تھے جو عبرت
آمنہ و کمال کے ماہرین بنو اوہ آپ کے لئے قابل شنید اور قابل غور ہے۔

نقوی حافظ کھاتہ حسین صاحب سیالک کے پاس دو چٹان چٹلین کون تشریف فرما ہیں۔

کھاتہ حسین ان میں ایک شیوہ سیر وضع ستوری تحصیل و ضلع کوٹا کا رہنے والا اور دوسرا وہاں ہی کا ایک
شیوہ مدرس ہے اور یہ سولہویں ملاقات ہے۔

نقوی یہ تو بڑے بیخبر ہیں کہ انگوٹھی ہمارے مذہب کا ایک شوق خالف ملت سے دیرہ دینی کر رہے ہیں شمس الاسلام کے
ماہوارک رہا ہے کیا بدوقت کی ایک گولی سے اس کا کام تمام نہیں کر سکتے،

شیوہ سیر وضع سے آپ میرا بڑا بھلا بیخبر ہیں وہ اگرچہ ہمارے مذہب کی تردید میں شب و روز منہمک ہے لیکن ہماری
بڑی کتابوں سے حوالے دیتے ہوئے مذہب پر ایمان میں اعتراضات شائع کر رہا ہے۔ لیکن آپ کے پنجاب میں قادیانی خیراڈ کے
کی پڑے ہمارے اماموں کو سالہا سال بیخبر کرتے رہے بھی کہتارہا رھد حسین است در گریہ قائم کبھی خود امام ہمدی علی علیہ
ہمدی کو زفر ہمدی کا خطاب دیتے رہے مگر نہ اسے پڑوس میں نہ اسے شہر کے اندر ایک قادیانی خیراڈ کے خلاف اشتہار
نام ایک کتاب لکھ کر اسے بڑے جگر کے متعلق صاف صاف لکھا ہے کہ رنام سے نو شہر خیراڈ دل و گردہ ایک لومڑی کے برابر
سبھی نہیں رکھنا تھا، بتاؤ آپ نے کیا کیا اور آپ لوگوں کی نصیحت کہاں گئی۔

بنگش کلب علی آپ کے شہ قلعہ مشہور کاشکے لیکن نقوی نظر ناڈ پوک اور ذی الطبع پیاؤ رہے۔ اس سے حوالے
گالی لگایں۔ اور کیا بد ہو سکتی ہے۔

اولاً اس کا دعویٰ ہے کہ میں ان بزرگ، اولاد سے ہوں جن کی نسبت خدا تعالیٰ ایک آیت میں فرمایا ہے (الذین
دُشُونُ عَلٰی اَرْضِ هٰذَا اَقَال) اجمعہم اذہم صیاحوسن مختارہ عد و ہمد (رانی غفر)

تمنا یا را الذین ہمیشوں علی الارض ہونا رہا متنگی راہ میر فدا زرتیں دشمنان خود رحمان القلوب جلد ۲ ص ۱۸
 ان کی ایسی ریشہ دوانیوں سے کیا شکوہ جن کا آبائی پیشین طعن کالی گلوچ پس پردہ مخالفانہ پروکپٹا اس القرض انسان کے لئے لازم
 ہے کہ دلائل عقلی و نقلی بالخصوص قرآن مقدس سے اپنے خصم کو مغلوب اور لا جواب کرے نہ یہ کہ حسن بن صباح کے طریقہ سے اپنے
 مذہب کو (در برابر) جو گو سفند سلیم در تقاسم ہو کر گمراہ در ہر و راج دینے کے لئے لوگوں کو بے غیرت کر کرکنا ہے خود مصلح
 قوم بنارے اور دیگر لوگوں کو مفسدہ انگیز بنائے تو اگر کم دونوں اپنے قصہ کی طعن رجوع کریں۔ در چونہ اعلام امتی تہتم ز آفتاب گویم اور
 تھوڑی دیر کے لئے تمام گفت و شنید قطع کر کے قرآن مقدس کی تعلیمات پر غور کریں اور قرآن مقدس کے ارشادات کی روشنی میں شیعہ
 اماموں کے اقوال اور ان کے مذہب کی پڑتال کریں۔ **کلب عباس بسیار خوب**

کلب علی آپ کے بسیار خوب پر آسمانی پھر ہم نے تمہارے نام اور شہرت پر دھوکا کھا کر تمہیں بڑے دور و دراز علاقہ
 سے بلا کر تنگش کے مقابلہ پیش کیا لیکن قسمت سے قرطاس کا بحث آپ کے ذریعہ چھڑ گیا جو بجائے لینے کے دینے پڑ گئے جو
 غفلت نقل بلکہ احادیث حتیٰ کو قرآنی دلائل سے بے بنیاد ثابت کر کے آپ کو چون و چرا کی گنجائش نہ رہی، اب نو مزید بریں کتاب
 کافی اور تفسیر عباسی سے بھی زیر تفسیر (وما جعلنا الروایا) کے ماتحت بھی نام نام ہی مہتمم سے ابولکریم اور بنی عدی سے عمر
 اور بنی امیہ سے عثمان رضی کی خلافت ثابت کرنے کو تیار ہے حالانکہ بغیر بن کا خواب ایک قسم کی وحی ہوتی ہے.....
 بلکہ ہماری ہی بڑی معتبر کتاب سے اس امر کا ثبوت بھی دینے کو آمادہ ہے کہ خدا نے بار بار رسول علیہ السلام کے اس سوال پر
 زور دینے سے کہ علی میرے بعد خلیفہ اور جانشین مقرر ہو قطعاً نا منظور کیا جسکی اطلاع علی کو دی گئی۔ اس راز امامت کے
 افشا کرنے سے کیا آپ ہمیں مزید بروائی میں ڈالنا چاہتے ہیں لہذا آپ رخصت..... (مخترم نگش آپ ہمیں مہلت
 دیجئے تاکہ اپنے مسلم علماء اور رہنمایان جہاں گروئے مشہورہ کے کسی محفل طریقہ سے بحث کے قابل ہو سکیں۔)
بنگش چشم مارو شن دل ماشا د کاش کہ آپ کے وارثین علوم اس قرآن مقدس کو محفوظ کافی اور ہدایت کے مکمل تقیین
کلب علی آؤ مومنین کہ ہم بھی پانچ اور شاہد اور کی تیرہویں شیعہ کائنات کے مولانا بھی پانچ ملاحظہ ہوا شہناز آفاق
 پانچ مولاناؤں سے دریافت کریں۔

(۱) خباب من طالب حافظ شیخ کفایت حسین صاحب قبلہ واعظ مدینہ اللو غطین لکھنؤ،

جناب والا غلام احمد خان بنگش نے (ایک ضروری التماس) کے ماتحت آپ صاحبان سے قرآن مجید کے متعلق چھ سوالات
 درج کر کے تمام پتہ اور میں شائع کئے تھے۔ بالخصوص آپ پانچوں علماء کی خدمت میں بذریعہ صد صاحب سردار علی خان تباریخ
 ۲۴ ستمبر ۱۹۷۲ء میں کہ جواب طلب کئے تھے جس کا خلاصہ درج ذیل تھا کہ شیعہ مذہب اس قرآن کو بغیر محفوظ جانے ہوئے ہر ایک طعن
 کے لئے مکمل تقیین نہیں کرتے بلکہ مقابل اس کے ایک دوسرے قرآن کے قائل ہیں جو اماموں کے پاس ہے۔ اور وہی محفوظ مکمل اور ہر
 اعتبار سے قابل اعتماد ہے چنانچہ سورۃ بقیہ کو بطور نظیر پیش کر کے لکھا تھا کہ موجودہ قرآن میں آٹھ آیات کا مجموعہ ہے لیکن امام

رضا کے قرآن میں وہ کیسے جان کر شکر کو عات فرجتم ہوا ہے ان میں بیشتر نفر اصحاب رسول کا ذکر بدرجہ ان کے شجرہ نسب کے فیض نقاہ جن میں سے ایک امیر معاویہ بن ابوسفیان بھی ہے ارشاد فرمائیں کہ پھر آپ صاحبان نے ان کا کیا جواب عنایت کیا کیونکہ اب ہمیں اسکے متعلق سخت ضرورت ہے اس لئے آپ سے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

کفایت حسین رنجوشی معنی آں دارد کہ در گفتن نمی آید جس قدر اس کے متعلق بکشتائی ہوگی۔ اسی قدر ہمارے مذہبی ذلت اور رسوائی ہوگی۔ درحقیقت قدیم زمانہ سے ہم کو اپنے امیر شہرود کے ساتھ تباہ کیا اکیہ احکام دے چکے ہیں کہ اپنے مذہب کے عقائد کو نہایت خفیہ طریقہ سے چھپائے رکھو بلکہ نہ چھپانے والے کی نسبت حکم ہے من لا یقینہ لہ ایمان لہ نہیں آ جیسا کہ ہم نے نہایت خاموشی اور وقار کے ساتھ مال دیا تم بھی ایسا ہی کیا کرو (ان کنتم مومنین) اگر تمہارا اپنے امانوں پر ایمان **کلب علی** (۲) جناب مستطاب السید علی صاحب قبلہ صدر الافاضل مبلغ نکال و کجرات و افریقہ،

(۳) جناب مستطاب السید فضل علی صاحب قبلہ شیر شملہ مبلغ درستہ الواعظین لکھنؤ،

(۴) جناب مستطاب مولانا میرزا یوسف حسین صدر الافاضل کورم انجینی

(۵) جناب مستطاب مولانا تقی اللہ اختر صاحب قبلہ شہر تپاور

ہمارے قبلہ و کتبہ آپ جیسے علمائے اعلام جو آیات و احادیث کے بحر و اجاج ظاہر کئے گئے ہیں نگہیں جیسے کج معجز زبان و لبول در سیال کوٹلی بے نام و نشان کئی سالوں سے ہم کو دھمکا تا ہوا ڈھنڈو رہ پورا ہے کہ شیعہ مذہب والے موجودہ قرآن پر ایمان نہیں رکھتے تو پھر ہم کو صاف صاف اعلان کرنا چاہیے یہ کیا غاشہ ہے کہ آدھا تمیز اور آدھا بیسیر.....

چاروں موصوف **صدر کا مشترکہ جواب** (۱) بطبع صح مضمون بہ زب گفتم نے آید کفایت حسین صاحب کا جواب کافی ہے ہم اس پر اضافہ کرنا نہیں چاہتے دیکھ کلب علی آپ نگہیں کی چرب زبانی پر غلطی لکھا کہ قرآن مجید کے بارے میں سوال و جواب کو طول نہ دینا یہ امر اسرار امامت میں سے ہے ورنہ امام اول قرآن کو عوام سے مخفی رکھ کر دروازہ امام کو دست پرست وراثت میں نہ چھوڑتے۔ اگر وہ تمہارا سچا نہیں چھوڑنے تو غلط صحبت کر کے سچا چھوڑا۔ غافل کو اشارہ کافی ہے۔

کلب علی میرے رفقاء کا رجحان سے تو مطلب حاصل نہ ہو سکا۔ اصل مقصد کو چھوڑ کر ادھر ادھر کی باتوں میں لگا دیا۔ آؤ نشاہ کی چوڑا دھوپ شیعہ کانفرنس کے علمائے شیعہ ناہنیں اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بارہ میں ان سے مشورہ کر کے ان سے کچھ استفادہ حاصل کریں،

کلب عباس وہ کون کون صاحبان اور کہاں کہاں کے رہنے والے ہیں۔

کلب حسین (۱) عالیجناب عمدۃ المتکلمین صدر المحققین ظہر الملت والذین ہادی ملت رسول الثقلین آقا مولانا سید محمد سبطین صاحب پروفیسر لدھیانہ کالج (۲) عالیجناب تنضی عن الالتحاب سلطان الدارین انصاح الناطقین خطیب اعظم مآج اہل بیت رسول خیر الانام وحید الاولاد مولانا سید محمد صاحب قبلہ زیدی پروفیسر کالج ولہی وامت افاداتہ۔

گیا ہے نال علی جس کو چاہے اس پر مطلع کرے..... ہند موجودہ قرآن کو بھی ان راز مائے سرستہ میں سے ایک راز سمجھنا چاہئے تاہم تنہا آپ کو مکمل آگاہ کرنا اور جگانا چاہتے ہیں ذرا کان لگا کر سننا چاہئے بلکہ تلاش پر کاہل نہ ہونا چاہئے اور جو رکافی کتاب الایمان والکفر ص ۷۱) قال ابو عبد اللہ یا سلیمان افکر علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اداعہ اذلہ اللہ یعنی ہمارے بانی مذہب امام خیر نے فرمایا اے سلیمان (رحمان) لو کہ تم ایک ایسے دین پر ہو کہ جو اس کو چھپائے رکھے خدا اس کو مغرر رکھیکا اور جو شخص اس کی اشاعت کرے خدا اس کو ذلیل کر لگا۔ کیا تم کو اس قدر بھی علم نہیں کہ دین کا پیاری سیخ فقط قرآن ہے اور ہم اس کے متعلق جو عقائد رکھتے ہیں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس قرآن کو مشیوائے ملائکہ و انبیاء علی ترغی نے قرب کر کے جمع کیا ہے وہ بلا کر و کاست (لا یسہ الا المطفہون) اید کے سو کسی کے پاس موجود نہیں پس اس سلسلہ دین اید میں اشاعت اور گفتگو کرنا حکم امام واجب ہے۔

کلب علی بے ادبی معاف پر آپ صاحبان کی اس تک وود پر کیا نام رکھیں۔

پرنسپل صاحب ہم نے بھی زمانہ کی رفتار کو دیکھتے ہوئے کرٹ بدل لی ہے جب ہم نے اپنے ماحول پر نظر کی تو امام موصوف کے حکم میں ترمیم ضروری سمجھ کر اپنے ایرانی شاعر کے مقولہ پر غلامزادہ کرنا ضروری اور جب حال جبار زمانہ باتوں ازاد تو بازمانہ ساز۔ یا مسلمان اللہ اللہ بانموداں رام رام).....

کلب علی ہم تو آپ کے گول مول جواب کی تہ کو نہیں بچ سکے۔ آپ کا جواب «سوال از رسیاں جواب از آسمان کامصدقہ انقلا» **پرنسپل صاحب** مایکوندا سمجھائے ایسی صاف اور واضح تعلیم ہے جسے آپ بہرہ ور نہ ہو سکے ہم نے تو بتلادیا کہ قرآن کے بارہ میں کبھی چھپو چھپاؤ دوسرے مسائل میں سنگش کرکشی کو اچھائے رکھو اگر اوجھے تم سے ہو سکے تو مسئلہ ایمان ثلاثہ کو چھپ کر اسامساں اسمیں ان کو مفلدا اور چھپائے رکھو۔ جلیا کندیونکے اس سوال پر کشتیہ مذہب کے پیرو اس قرآن پر ایمان نہیں رکھتے جواب آں ہم نے یہی مسئلہ ایجاد کر کے تمام ہند پر پنجاب وغیرہ اطراف میں منتشر کر دیا۔ کہ کسی جملہ مسائل سے پہلے اپنے اصحاب ثلاثہ کا ایمان ثابت کر دیں چنانچہ جس غلطی میں کوئی مبتلا شدہ درمیان شیعہ و سنی واقع ہو جائے یہی سوال پیش ہو کر ان کو سخت ذلت اور بڑی روسایہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جاؤ میری اس نصیحت پر عمل کرو اور یا علی مدد کا نعرہ لگا کر تاشا دیکھو

کلب علی ہائے پرنسپل صاحب میں کیا ہوں، رشیدہ کے بودماند ویدہ اگر ان کے طرز عمل بلکہ رد عمل کو آپ دیکھیں امید نہیں کہ آپ یا کوئی اور شیعہ مومنین کسی جلسہ میں بھی اصحاب ثلاثہ کے ایمان کا مطالعہ پیش کریں ہم نے بارہا ان کی زبانی اپنے سنی مناظرین پر یوں طعن کرتے ہوئے سنا ہے میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اگر آپ اس کے مناظرہ پر تھوڑی دیر کے لئے بھی کان رکھ کر غور و قند فرمائیں تو آپ اس کے جواب میں کیا و طرہ اختیار کریں گے.....

پرنسپل صاحب آخر کچھ تباؤ تو سہی کیا ہالیہ کی بلذہن چوٹی ہے جو ناقابلِ عبور ہے۔

۱۱۶۹	خواب محمد عباس صاحب دیاسی	۳۴	خواب ہر شاہ حاکم قزلباشی سلطان پور	۳۴	خواب حضرت مولانا سید ولایت حسین
۷۶۶	حضرت سید عالم صاحب کالاباغ	۱۰۱	خواب علی بن فین محمد صاحب اترانی گچھ و رندھ	۱۰۱	شاہ صاحب رگیا
۲۷۹	در میان حاجی اللہ بخش حاجی محمد	۵۵۴	در چوہدری نصرت حسین صاحب ڈھکڑ	۵۵۴	در حکیم محبت علی صاحب گوٹہ برہا
۲۷۹	در محمد شریف صاحبان دہلی	۸۸۱	در وائی ایم اسے رحیم پور کوٹنگور	۸۸۱	در خواب سید محمد شفیع محمد رفیع صاحبان گودھ
۹۷۱	در غنٹ علیخان صاحب لاہور	۹۷۵	در حکیم مولوی محمد عثمان صاحب کمالیہ	۹۷۵	در محمد اسماعیل خان صاحب مہون
۶۹۹	در نشی حشمت علی صاحب ساڈی	۷۸	در حافظ محمد الدین صاحب رگوچہ	۷۸	در فتح الدین صاحب ربرا
۱۲۰	در ڈاکٹر میر احمد صاحب بھیرہ	۷۰	در علی بابا کیتان ملک ممتاز خیر خان	۷۰	در مولوی عبدالرزاق صاحب بنوں
۷۲۱	در مولوی فتح الدین صاحب ڈھکڑ	۷۰	در صاحب ٹوانہ رئیس اعظم جہان آباد	۷۰	در خادم حسین صاحب نواب خان پانی
۳۰	در علی بخش صاحب ہوگرہ	۷۹۸	در خواب غلام عباس صاحب رہن لور	۷۹۸	در شیخ امجد حسین صاحب رچیان
۷۶۲	در آذری لفظ چوہدری شیخ محمد	۱۱۷۱	در ماسٹر کلیم اللہ صاحب نگہ	۱۱۷۱	در مولوی غلام محمد صاحب رکاسیک
۷۶۲	خان صاحب چٹاب خانوالا	۵۵۸	در مودی نور دین صاحب موٹہ ڈیپو	۵۵۸	در غلام محمد صاحب ڈھکڑ
۱۸۶	در میان محمد شریف صاحب لوالی	۲۷۰	در خادم حسین صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ	۲۷۰	در ایم محمد عبداللہ صاحب درہ
۲۷۵	در خلاصہ صاحب سراج الدین صاحب لاہور	۷۲۲	در مولانا محمد عبدالحکیم صاحب گیا	۷۲۲	در مولوی محمد طیب صاحب انصاری
۷۷۰	در حمید حسین صاحب لاہور	۵۵۵	در حکیم سلطان صاحب (مرائے سدھو)	۵۵۵	در عالم بازار کلکتہ
۷۸۳	در حضرت صاحبزادہ عبدالرحمن ممتاز اولیہ	۷۰	در حاجی شیخ غلام حسین صاحب گنگ	۷۰	در ڈاکٹر فیروز الدین صاحب لدیاناہ
۵۶۶	در مولوی غلام سرور صاحب بہاولپور	۳۱۰	در مولوی محمد علی شاہ صاحب ہدرہ	۳۱۰	در مولوی خلیل الرحمن صاحب کوٹھمن
۲۵۶	در حکیم مولوی محمد صالح صاحب بنو خراس	۱۰۰۳	در حاجی عثمان بی خان صاحب رنگون	۱۰۰۳	در حافظ احمد الدین صاحب ویروال
۳۰	در غلام حسین صاحب بھولوال	۱۰۰۶	در بابو محمد ولایت صاحب درہ	۱۰۰۶	در ایم طلال محمد فضل کریم صاحبان کلکتہ
۸۶۳	در میان غلام قادر صاحب مٹیاں شہر	۱۰۰۰	در حافظ محمد داؤد صاحب درہ	۱۰۰۰	در عبدالحی محمد بھٹی
۷۰۱	در چوہدری شہد الدین صاحب بنو خراس	۸۸۰	در محمد نواز صاحب ملتان	۸۸۰	در خواجہ شفیع صاحب پٹان خان
۶۲۵	در راجہ فیروز الدین صاحب ماڈل ٹاؤن	۶۶۷	در حکیم مولوی غلام محی الدین صاحب سوڈا	۶۶۷	در قاضی محمد صدیق صاحب
۸۱۷	در ڈاکٹر اعلیٰ محمد خان صاحب شیر پور	۷۶۷	در راجہ غلام غوث صاحب (بھولوال)	۷۶۷	در سرتی خان محمد صاحب
۷۳۲	در میان غلام محی الدین صاحب کن الدین	۶۶۲	در نشی حشمت علی صاحب ربرا	۶۶۲	در چوہدری فضل الہی صاحب
۷۳۲	صاحبان نہ گنگ	۱۱۷۲	در احمد الدین خان صاحب کوٹ	۱۱۷۲	در مولوی محمد بخش صاحب جووالا

نمبر	نام	رقم	تاریخ	نام	رقم	تاریخ	نام	رقم	تاریخ
۲۸	گلمو از خان صاحب کبیر	۳۴	۱۳	نذیر سلمان حجابی	۱۳	۱۳	سلطان احمد صاحب بھیرہ	۱۳	۱۳
۲۹	حاجی غلام رسول صاحب	۳۵	۱۴	شیخ نظام الدین صاحب	۱۴	۱۴	خواجہ محمد غفران احمد صاحبان	۱۴	۱۴
۳۰	نذیر سلمان	۳۶	۱۵	شیخ محمد دین صاحب	۱۵	۱۵	پڑا چنار	۱۵	۱۵
۳۱	چوہدری حیات محمد صاحب	۳۷	۱۶	معلوم الہام صاحب بھیرہ	۱۶	۱۶	عالمیہ خاں محمد نور محمد صاحب	۱۶	۱۶
۳۲	نذیر سلمان	۳۸	۱۷	بابو غلام رسول صاحب جنگ	۱۷	۱۷	عالمیہ خاں نواب محمد حیات صاحب	۱۷	۱۷
۳۳	محمد بن حسین	۳۹	۱۸	سید لال شاہ صاحب احمد آباد	۱۸	۱۸	قریشی بالٹاؤ میں غلام رسول صاحب	۱۸	۱۸
۳۴	امام الدین صاحب	۴۰	۱۹	نذیر محمد قتیہ بروز جمہ	۱۹	۱۹	بابو فضل الہی صاحب مکتا پور جرم پور	۱۹	۱۹
۳۵	خدا بخش خان صاحب	۴۱	۲۰	خواجہ فضل الہی صاحب بھیرہ	۲۰	۲۰	محمد حیات صاحب بھیرہ	۲۰	۲۰
۳۶	محمد یوسف خان صاحب	۴۲	۲۱	غلام مصطفیٰ صاحب سردار پور	۲۱	۲۱	میاں راجہ صاحب	۲۱	۲۱
۳۷	خدا بخش خان صاحب	۴۳	۲۲	منشی عالم الدین صاحب بھیرہ	۲۲	۲۲	حاجی محمد امین صاحب	۲۲	۲۲
۳۸	خان یعقوب خان صاحب	۴۴	۲۳	میاں ولی بہادر شیر احمد صاحب	۲۳	۲۳	مشرقی سردار بخش صاحب	۲۳	۲۳
۳۹	مفتی از سلمان موضع	۴۵	۲۴	جانبہ شمس	۲۴	۲۴	میاں اللہ دعا صاحب	۲۴	۲۴
۴۰	صوبیدار باز خان صاحب	۴۶	۲۵	سردار محمد انیس صاحب کوٹ بھارتی	۲۵	۲۵	حاجی فضل کریم صاحب	۲۵	۲۵
۴۱	مفتی از سلمان حجابی	۴۷	۲۶	منشی عبدالشکور صاحب راولپنڈی	۲۶	۲۶	شیخ علی محمد صاحب	۲۶	۲۶
۴۲	مہر حیات صاحب	۴۸	۲۷	نذیر محمد قتیہ بروز جمہ	۲۷	۲۷	مولوی محمد انور صاحب	۲۷	۲۷
۴۳	غلام علی صاحب	۴۹	۲۸	چندہ اراکین بدلیکے مکتا پور	۲۸	۲۸	نشی محمد الدین صاحب بھیرہ	۲۸	۲۸
۴۴	فضل دین صاحب	۵۰	۲۹	ازاد لون خانہ حضرت مولانا	۲۹	۲۹	راجہ سبیل علی صاحب	۲۹	۲۹
۴۵	محمد بن صاحب خواجہ	۵۱	۳۰	ظہور احمد صاحب بھیرہ	۳۰	۳۰	حاجی فضل کریم صاحب	۳۰	۳۰
۴۶	الہی بخش صاحب	۵۲	۳۱	نذیر سلمان دروازہ مکہ البھیرہ	۳۱	۳۱	محمد بخش صاحب	۳۱	۳۱
۴۷	خدا بخش صاحب	۵۳	۳۲	نذیر میاں امام بخش صاحب	۳۲	۳۲	پیران دتہ صاحب	۳۲	۳۲
۴۸	میاں محمد الدین صاحب	۵۴	۳۳	حضرت مولانا ظہور احمد صاحب بھیرہ	۳۳	۳۳	محمد اعظم صاحب پراچہ	۳۳	۳۳
۴۹	عبدالحق صاحب	۵۵	۳۴	نذیر محمد قتیہ بروز جمہ	۳۴	۳۴	مشرقی فضل الہی صاحب	۳۴	۳۴
۵۰	محمد حیات صاحب	۵۶	۳۵	خواجہ محمد امین صاحب	۳۵	۳۵	سلطان احمد صاحب	۳۵	۳۵

۱۸	مستری اللہ قد صاحب بحیرہ	۲۴	مستری علی محمد صاحب	۲۴	میان محمد شریف صاحب کلاکتہ
۱۹	اللہ قد صاحب	۲۵	معلوم الام صاحبیاں	۲۵	خواجہ فضل الہی صاحبہ بحیرہ
۲۰	دین محمد صاحب	۲۶	مولوی فضلیکرم صاحب کلاکتہ	۲۶	خواجہ محمد رفیع صاحب
۲۱	نذیر سلمان دروازہ چک و الدیہ	۲۷	میان نور الحق صاحب	۲۷	نذیر یوسف و قیصر و جعفر
۲۲	خواجہ کرم الہی صاحب	۲۸	غلام محمد صاحب	۲۸	خواجہ محمد امین صاحب
۲۳	کرم الہی صاحب	۲۹	احمد علی شاہ صاحب	۲۹	خواجہ محمد نور صاحب لاسہ
۲۴	نذیر یوسف صاحب	۳۰	ملک علی محمد صاحب	۳۰	مستری فضل الہی صاحبہ
۲۵	ملک اللہ صاحبہ	۳۱	فتح خان صاحب	۳۱	راہب سیف علی صاحب
۲۶	میان فضلیکرم صاحبہ	۳۲	محمد بخش صاحب	۳۲	ملک محمد بخش صاحبہ
۲۷	عالمجانب مولوی محمد بن صاحب کلاکتہ	۳۳	عالمجانب محمد خاں صاحبہ	۳۳	منشی محمد الدین صاحب
۲۸	نذیر یوسف غلام قادر صاحب	۳۴	میان محمد صاحب طویرہ سرا	۳۴	منشی محمد علی اللہ صاحب لاسہ
۲۹	نذیر یوسف و قیصر و جعفر	۳۵	مہر صالح محمد صاحب	۳۵	محمد حیات صاحب بحیرہ
۳۰	خواجہ مقبول الہی صاحب	۳۶	حیات محمد صاحب	۳۶	مستری اللہ دین صاحب
۳۱	مسلمان گوگن نذیر مولانا اللہ صاحبہ	۳۷	محمد حیات خان صاحب کلاکتہ	۳۷	ماسٹر محمد صدیق صاحب
۳۲	از طالبان انجیرنگ کالج پٹیہ رسول	۳۸	حضر خان صاحب	۳۸	شیخ محمد اکبر صاحب
۳۳	نذیر یوسف مولوی نیاز احمد صاحب پٹیہ رسول	۳۹	غلام حسین صاحب	۳۹	مستری محمد بخش صاحب
۳۴	بابو فضل الہی صاحب بحیرہ	۴۰	ملک خدا بخش صاحب پٹواری	۴۰	حافظ محمد بخش صاحب
۳۵	ہاراد صاحب چاودہ	۴۱	میان محمد صاحب	۴۱	مولوی محمد ارم صاحب
۳۶	فضلیکرم صاحب چاودہ	۴۲	نذیر یوسف غلام حبیب صاحب	۴۲	پیرانہ صاحب
۳۷	مستری عمر الدین صاحب چک کرا	۴۳	مستری محمد صادق صاحب	۴۳	حکیم غلام حلیانی صاحب
۳۸	غلام محمد صاحب چاودہ	۴۴	حافظ محمد بخش صاحب	۴۴	میان فضلیکرم صاحب
۳۹	مستری خدا بخش صاحب چک کرا	۴۵	نذیر یوسف و قیصر و جعفر	۴۵	فضل الہی صاحب
۴۰	شیخ نظام الدین صاحب چک کرا	۴۶	چندہ اراکین بدلیک کلاکتہ	۴۶	چندہ اراکین بدلیک کلاکتہ
۴۱	اللہ دین صاحب	۴۷	نذیر یوسف و قیصر و جعفر	۴۷	فضل دین صاحب

۱۱	۳۴	از سلمان دروازہ یکدیکہ	۱۳	۳۴	سلطان احمد صاحب بھیرہ	۱۹	۳۴	از عند قچہ بروز جمعہ
۱۲	۳۴	مستری عالم رسول صاحب کلا	۱۴	۳۴	حافظ غلام محمد صاحب	۲۰	۳۴	بذریعہ مولوی عبدالرحمن صاحب مولوی علی
۱۳	۳۴	بذریعہ قچہ بروز جمعہ	۱۵	۳۴	کرم الدین صاحب	۲۱	۳۴	دی - اے - او - صاحب
۱۴	۳۴	رخا جقبول الہی صاحب	۱۶	۳۴	فضل الہی صاحب پراچہ	۲۲	۳۴	مانان چھاونی
۱۵	۳۴	میان احمد صاحب اٹک بھیرہ	۱۷	۳۴	بذریعہ حضرت مولانا غلام احمد صاحب	۲۳	۳۴	بذریعہ مولوی میر شاہ صاحب خوشانی
۱۶	۳۴	میان محمد الدین صاحب کاکا	۱۸	۳۴	بذریعہ سلمان چکٹ کھلوال	۲۴	۳۴	بذریعہ صندوقچہ بروز جمعہ
۱۷	۳۴	مستری اللہ داتا صاحب بھیرہ	۱۹	۳۴	مولانا نجم الدین صاحب علیا الجالب	۲۵	۳۴	خواجہ محمد امین صاحب
۱۸	۳۴	حافظ طہان محمد صاحب	۲۰	۳۴	بذریعہ سلمان موضع کھونٹیاں	۲۶	۳۴	میان محمد شریف صاحب
۱۹	۳۴	میان محمد صاحب	۲۱	۳۴	خلیل الرحمن صاحب ترشی پڑی کوٹ	۲۷	۳۴	تاجہ صاحب کلکتہ
۲۰	۳۴	دوست محمد صاحب	۲۲	۳۴	خواجہ محمد سعید صاحب	۲۸	۳۴	

دارالاقامہ کی تعمیر کے لئے اس عرصہ میں حسب ذیل رقم وصول ہوئی۔ خان صاحب شیخ فضل الہی صاحب پراچہ کیلئے روپیہ۔
 بذریعہ مولانا ظہور احمد صاحب گجراتی پانچ روپیہ، روپیہ پنجن الدین صاحب نبول۔ پانچ روپیہ، فضل کیم صاحب تنہک پانچ روپیہ۔
 میان۔ ایک ویندرہ روپیہ چھ پائی صرف) غلام حسین محاسنی فی فخر الزکاء بھیرو

گوشواره داخل و خارج مجلس مرکزی حزب انصار عظیمیاریت ۱۹۳۷ء

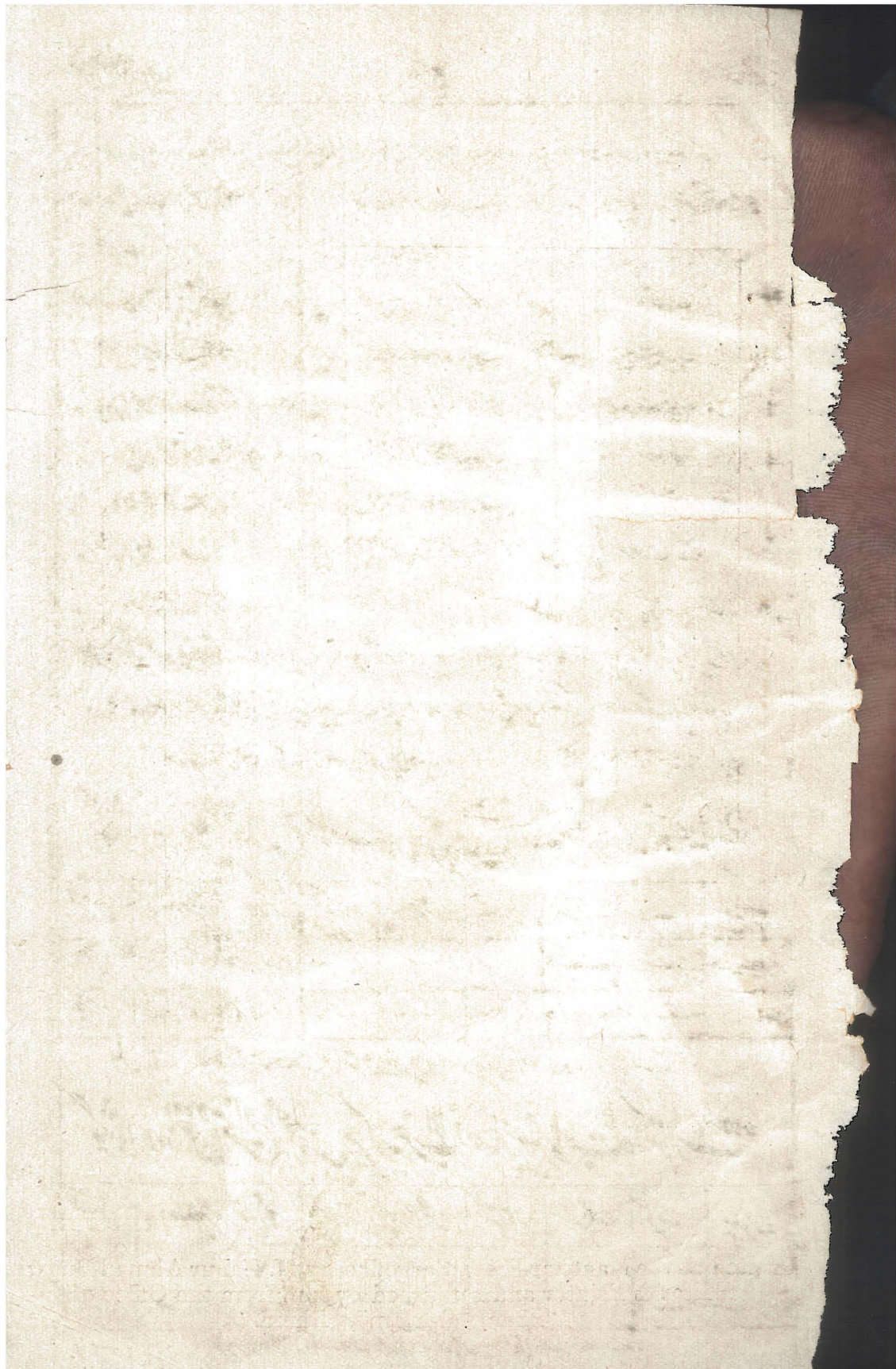
تفصیل	دارالعلوم حمیرا	تبلیغ الاسلام	تیم خانہ	چند ارکان	کتاب خانہ	منتقعات	قرضہ	میران
داخل	۸۹-۴-۹	۲۷-۱-۴	۱۳۲-۱-۹	۱۰۶-۸-۰	۰۰۰-۰-۰	۲-۵-۹	۰۰۰-۰-۰	۳۸۹-۷-۹
مخارج	۱۴۵-۱-۳	۸۳-۱۳-۴	۲۹-۱-۰	۷۰-۰-۰	۱-۱۲-۰	۱۵-۲-۹	۱۰۲-۰-۳	۳۸۹-۷-۹

(نوٹ) سنگرخانہ کے مصارف اس میں شامل نہیں ہیں۔ بقایا خداداد۔۔۔۔۔

گوشواره داخل و مخارج مجلس مرکزی خرابان نصاریں بابت ماہ اکتوبر ۱۹۳۷ء

تفصیل	دارالعلوم خیرینہ	تبلیغ الاسلام	یتیم خانہ	چند زبان	کتابخانہ	منفردات	قرضہ	میزان
مداخل	۳۹-۱۲-۶	۱۶-۸-۱۰	۲-۲-۰۰	۲۲۲-۰۰۰	۰۰۰-۰۰۰	۲-۲-۰۰	۰۰۰-۰۰۰	۳۲۵-۹-۶
محتاج	۱۶۹-۱۲-۳	۷۹-۱۵-۰۰	۳-۲-۲۱	۰۰۰-۰۰۰	۳۴-۱۲-۰۰	۳-۲-۱۸	۹-۷-۹	۳۲۵-۹-۶

(نوٹ) انگریز خانے مصارف اس میں شامل نہیں۔ لہذا یاد رہے۔۔۔۔۔





جامع مسجد کلاں دروازہ کی تعمیر بھی نال کو اس میں مجلس مرکزی
خزائنہ جہت پر مشتمل آسمان دارالافتاء و دارالعلوم کے ذمہ دار ہیں